نحن انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کینیڈا کا ترجمان

جنوری تا جون 2012

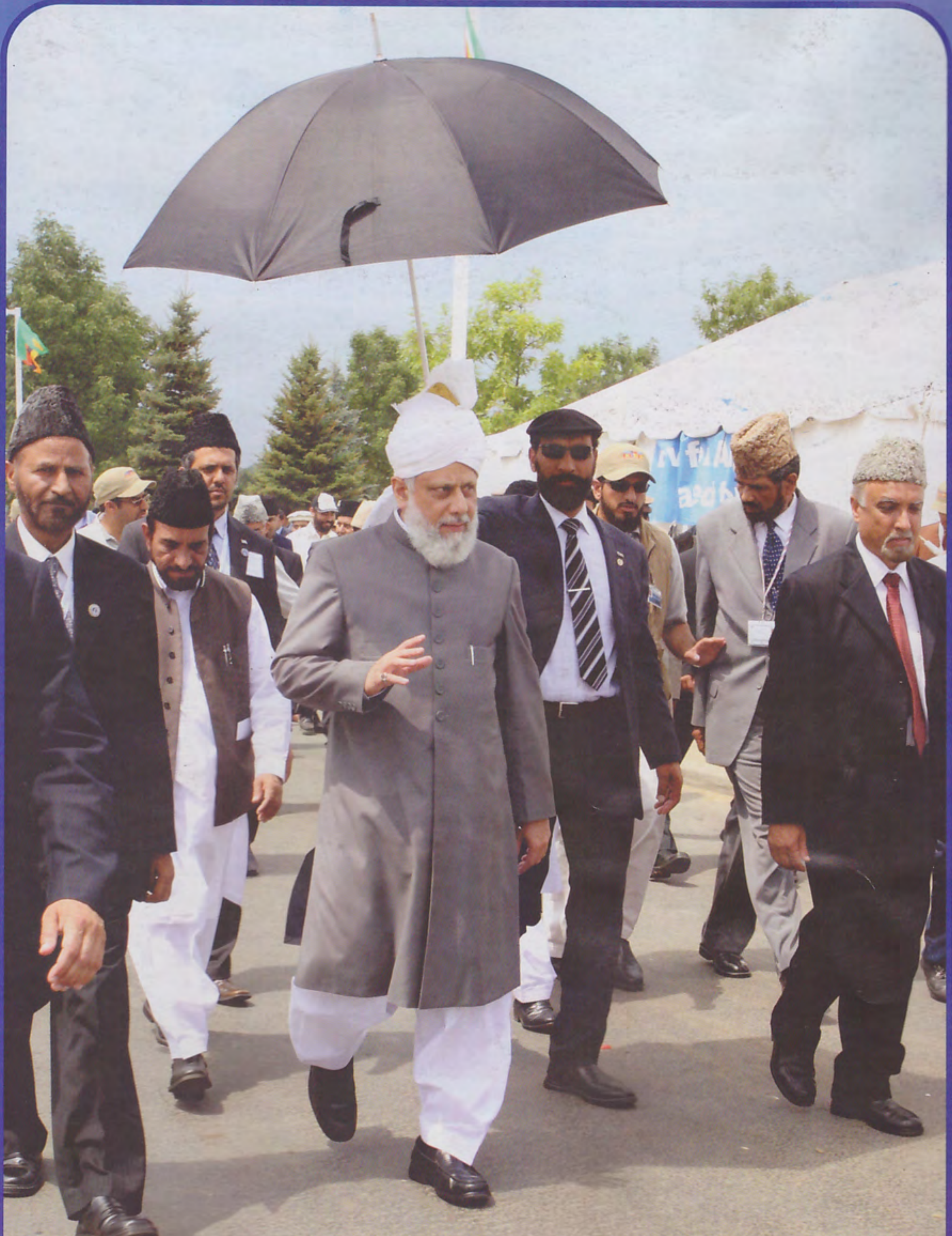

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

عہد

مجلس انصاراللہ

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام اور احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظامِ خلافت کی حفاظت کے لیئے انشاءاللہ تعالیٰ آخر دم تک جِد وجہد کرتا رہوں گا اور اس کے لیئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لیئے ہمیشہ تیار رہوں گا۔ نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

In the name of Allah, the Gracious, the Merciful

نحنُ انصارُ اللہ

مجلس انصارُ اللہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی و دینی مجلّہ

جنوری تا جون 2012ء ☆ 1392 ہجری شمس

جلد نمبر: 13　شمارہ: 2

ادارتی بورڈ

نیشنل امیر جماعتہائے احمدیہ کینیڈا

مکرم و محترم ملک لال خان

صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا

شفقت محمود

قائد اشاعت

محمد جاوید ظریف

نائب قائدین اشاعت

سید منیر شاہ اور عمران لطیف شرما

مدیر۔ اُردو

ناصر احمد وینس

مدیر۔ انگلش

ڈاکٹر ساجد احمد

کمپوزنگ

محمد اشرف، سید سلیم احمد اور محمد خلیل

ڈیزائننگ و پرنٹنگ

جیمنک گرافکس

فوٹو گرافی

عطاء القدوس۔ محمود احمد چغتائی۔ ندیم طاہر۔ اسد سعید

فہرست مضامین

قرآن وحدیث	2
ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
اداریہ	4
برکاتِ خلافت　از ڈاکٹر ملک عبدالغنی اصغر	5
اتنی نہ بڑھا پاکئ داماں کی حکایت　از ناصر احمد وینس	7
کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر وسپاس　از ماسٹر احمد علی	15
''آپ کافر ہیں! آپ کافر ہیں!!''　از پروفیسر ایم اے شائق	17
ایک مقدمہ ۔۔۔ توہین رسالت　از محمد محسن چوہان	18
مجلس انصار اللہ کچنر، واٹرلو کا پہلا سالانہ اجتماع	19

دفتر اشاعت

100 احمدیہ ایونیو، میپل، اونٹاریو۔ کینیڈا

قرآن مجید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

وَاصۡبِرۡ نَفۡسَکَ مَعَ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ
رَبَّہُمۡ بِالۡغَدٰوۃِ وَالۡعَشِیِّ یُرِیۡدُوۡنَ
وَجۡہَہٗ وَلَا تَعۡدُ عَیۡنٰکَ عَنۡہُمۡ ۚ تُرِیۡدُ
زِیۡنَۃَ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۚ وَلَا تُطِعۡ مَنۡ
اَغۡفَلۡنَا قَلۡبَہٗ عَنۡ ذِکۡرِنَا وَاتَّبَعَ ہَوٰىہُ
وَکَانَ اَمۡرُہٗ فُرُطًا ﴿۲۹﴾

[18:29] اور تُو خود بھی صبر کر اُن لوگوں کے ساتھ جو صبح بھی اور شام کو بھی اپنے ربّ کو، اس کی رضا چاہتے ہوئے، پکارتے ہیں۔ اور تیری نگاہیں اُن سے تجاوز نہ کریں اس حال میں کہ تو دنیا کی زندگی کی زینت چاہتا ہو۔ اور اس کی پیروی نہ کر جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے اور وہ اپنی ہوس کے پیچھے لگ گیا ہے اور اس کا معاملہ حد سے بڑھا ہوا ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَلَا ئِکَۃً سَیَّارَۃً فُضُلًا یَتَّبِعُوۡنَ مَجَالِسَ الذِّکۡرِ فَاِذَا وَجَدُوۡا مَجۡلِسًا فِیۡہِ ذِکۡرٌ قَعَدُوۡا مَعَھُمۡ وَحَفَّ بَعۡضُھُمۡ بَعۡضًا بِاَجۡنِحَتِھِمۡ حَتّٰی یَمۡلَؤُا مَا بَیۡنَھُمۡ وَبَیۡنَ السَّمَآءِ الدُّنۡیَا فَاِذَا تَفَرَّقُوۡا عَرَجُوۡا وَصَعِدُوۡا اِلَی السَّمَآءِ قَالَ فَیَسۡأَ لُھُمُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَھُوَ اَعۡلَمُ بِھِمۡ مِنۡ اَیۡنَ جِئۡتُمۡ فَیَقُوۡلُوۡنَ جِئۡنَا مِنۡ عِنۡدِ عِبَادٍ لَکَ فِی الۡاَرۡضِ یُسَبِّحُوۡنَکَ. وَیُکَبِّرُوۡنَکَ وَیُھَلِّلُوۡنَکَ وَیَحۡمَدُوۡنَکَ وَیَسۡئَلُوۡنَکَ، قَالَ وَمَا ذَا یَسۡأَ لُوۡنِیۡ ؟ قَالُوۡ یَسۡئَلُوۡنَکَ جَنَّتَکَ قَالَ وَھَلۡ رَاَوۡا جَنَّتِیۡ؟ قَالُوۡا لَا اَیۡ رَبِّ، قَالَ: فَکَیۡفَ لَوۡ رَاَوۡا جَنَّتِیۡ، قَالُوۡا: وَیَسۡتَجِیۡرُوۡنَکَ: قَالَ: وَمِمَّا یَسۡتَجِیۡرُوۡنِیۡ: قَالُوۡا : مِنۡ نَارِکَ یَارَبِّ، قَالَ: وَھَلۡ رَاَوۡ نَارِیۡ؟ قَالُوۡا: لَا، قَالَ: فَکَیۡفَ لَوۡ رَاَوۡا نَارِیۡ؟ قَالُوۡا: وَیَسۡتَغۡفِرُوۡنَکَ: قَالَ: فَیَقُوۡلُ قَدۡ غَفَرۡتُ لَھُمۡ فَاَعۡطَیۡتُھُمۡ مَا سَاَلُوۡا وَاَجَرۡتُھُمۡ مِمَّا اسۡتَجَارُوۡا قَالَ فَیَقُوۡلُوۡنَ رَبِّ فِیۡھِمۡ فُلَانٌ عَبۡدٌ خَطَّاءٌ اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَھُمۡ ، قَالَ: فَیَقُوۡلُ: وَلَہٗ غَفَرۡتُ ھُمُ الۡقَوۡمُ لَا یَشۡقٰی بِھِمۡ جَلِیۡسُھُمۡ.

(مسلم کتاب الذکر باب فضل مجالس الذکر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بزرگ فرشتے گھومتے رہتے ہیں اور انہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے۔ جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ساری فضا ان کے اس سایہ برکت سے معمور ہو جاتی ہے۔ جب لوگ اس مجلس سے اُٹھ جاتے ہیں تو وہ بھی آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ کہاں سے آئے ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں۔ ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح کر رہے تھے، تیری بڑائی بیان کر رہے تھے، تیری عبادت میں مصروف تھے اور تیری حمد میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعائیں مانگ رہے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ اس پر فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے۔ کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں۔ اے میرے ربّ انہوں نے تیری جنت دیکھی تو نہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے: اُن کی کیا کیفیت ہوگی اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیں۔ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے وہ کس چیز سے میری پناہ چاہتے ہیں؟ فرشتے اس پر کہتے ہیں تیری آگ سے وہ پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں دیکھی تو نہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اُن کا کیا حال ہوتا اگر وہ میری آگ کو دیکھ لیں؟ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری بخشش طلب کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں نے انہیں بخش دیا اور انہیں وہ سب کچھ دیا جو انہوں نے مجھ سے مانگا اور میں نے ان کو پناہ دی جس سے انہوں نے میری پناہ طلب کی۔ اس پر فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے ربّ! ان میں فلاں غلط کار شخص بھی تھا وہ وہاں سے گزرا اور اُن کو ذکر کرتے ہوئے دیکھ کر تماش بین کے طور پر ان میں بیٹھ گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اس کو بھی بخش دیا کیوں کہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم اور بد بخت نہیں رہتا۔

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ آسمانی کشش کام کر رہی ہے جو نیک دل لوگ میری طرف دوڑتے ہیں

میں تو بہت دعا کرتا ہوں کہ میری سب جماعت ان لوگوں میں ہو جائے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز پر قائم رہتے ہیں۔اور رات کو اُٹھ کر زمین پر گرتے ہیں اور روتے ہیں اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں۔اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ یہ میری دعائیں خدا تعالیٰ قبول کرے گا اور مجھے دکھائے گا کہ اپنے پیچھے میں ایسے لوگوں کو چھوڑتا ہوں۔لیکن وہ لوگ جن کی آنکھیں زنا کرتی ہیں اور جن کے دل پاخانہ سے بدتر ہیں اور جن کو مرنا ہرگز یاد نہیں ہے۔میں اور میرا خدا ان سے بیزار ہے۔میں بہت خوش ہوں گا اگر ایسے لوگ اس پیوند کو قطع کر لیں کیونکہ خدا اس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے۔اور جو تقویٰ اور طہارت کے اوّل درجہ پر قائم ہوں۔اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیا ہو۔لیکن وہ مفسد لوگ جو میرے ہاتھ کے نیچے ہاتھ رکھ کر اور یہ کہہ کر کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا، پھر وہ اپنے گھروں میں جا کر ایسے مفاسد میں مشغول ہو جاتے ہیں کہ صرف دنیا ہی دنیا ان کے دلوں میں ہوتی ہے۔نہ ان کی نظر پاک ہے۔نہ ان کا دل پاک ہے اور نہ ان کے ہاتھوں سے کوئی نیکی ہوتی ہے اور نہ ان کے پیر کسی نیک کام کے لئے حرکت کرتے ہیں۔اور وہ اس چوہے کی طرح ہیں جو تاریکی میں ہی پرورش پاتا ہے اور اسی میں رہتا اور اسی میں مرتا ہے۔وہ آسمان پر ہمارے سلسلہ میں سے کاٹے گئے ہیں۔وہ عبث کہتے ہیں کہ ہم اس جماعت میں داخل ہیں کیونکہ آسمان پر وہ داخل نہیں سمجھے جاتے۔جو شخص میری اس وصیت کو نہیں مانتا کہ درحقیقت وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے اور درحقیقت ایک پاک انقلاب اس کی ہستی پر آ جائے اور درحقیقت وہ پاک دل اور پاک ارادہ ہو جائے اور پلیدی اور حرامکاری کا تمام چولہ اپنے بدن پر سے پھینک دے اور نوع انسان کا ہمدرد اور خدا کا سچا تابعدار ہو جائے اور اپنی تمام خودروی کو الوداع کہہ کر میرے پیچھے ہو ئے۔میں اس شخص کو اس کتے سے مشابہت دیتا ہوں جو ایسی جگہ سے الگ نہیں ہوتا جہاں مردار پھینکا جاتا ہے اور جہاں سڑے گلے مُردوں کی لاشیں ہوتیں ہیں۔کیا میں اس بات کا محتاج ہوں کہ وہ لوگ زبان سے میرے ساتھ ہوں اور اس طرح پر دیکھنے کے لیئے ایک جماعت ہو۔میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تمام لوگ مجھے چھوڑ دیں اور ایک بھی میرے ساتھ نہ رہے۔تو میرا خدا میرے لیے ایک اور قوم پیدا کرے گا جو صدق اور وفا میں ان سے بہتر ہوگی۔یہ آسمانی کشش کام کر رہی ہے جو نیک دل لوگ میری طرف دوڑتے ہیں۔کوئی نہیں جو آسمانی کشش کو روک سکے۔بعض لوگ خدا سے زیادہ اپنے مکر و فریب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔شاید ان کے دلوں میں یہ بات پوشیدہ ہو کہ نبوتیں اور رسالتیں سب انسانی مکر ہیں اور اتفاقی طور پر شہرتیں اور قبولیتیں ہو جاتیں ہیں۔اس خیال سے کوئی خیال پلید تر نہیں اور ایسے انسان کو اس خدا پر ایمان نہیں جس کے ارادہ کے بغیر ایک پتا بھی گر نہیں سکتا۔لعنتی ہیں ایسے دل اور ملعون ہیں ایسی طبعیتیں۔خدا ان کو ذلت سے مارے گا کیونکہ وہ خدا کے کارخانہ کے دشمن ہیں۔ایسے لوگ درحقیقت دہریہ اور خبیث باطن ہوتے ہیں۔وہ جہنمی زندگی کے دن گذارتے ہیں اور مرنے کے بعد بجز جہنم کی آگ کے ان کے حصّے میں کچھ بھی نہیں۔

(مجموعہ اشتہارات، جلد دوم صفحہ 619)

اداریہ

ایڈیٹر

پھر نظر میں پھول مہکے دل میں پھر شمعیں جلیں
پھر تصور نے لیا اُس بزم میں جانے کا نام

گذشتہ کئی سالوں کے وقفے کے بعد ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے ماہِ جولائی کے آغاز میں دو ہفتوں کیلئے کینیڈا کے جلسہ سالانہ میں بنفسِ نفیس رونق افروز ہونے اور دید کے پیاسے عاشقانِ خلافت کی روحانی تشنگی کی تسکین اوران سے براہِ راست رابطہ کی خاطر سرزمین کینیڈا کا دورہ فرمایا۔

جب سے اپنے محبوب از جان روحانی آقا کی کینیڈا تشریف آوری کا خوشکن اعلان ساعتوں سے ٹکرایا تھا، تب سے جماعت کینیڈا کے ہر چھوٹے بڑے فرد کا امام وقت سے شرفِ ملاقات، آپ کے روح پرور ارشادات براہِ راست سننے اور آپ کی اقتداء میں با جماعت نمازوں کی ادائیگی کی ناقابلِ بیان روحانی لذت کے حصول جیسی ان گنت خواہشات، اشتیاق و جذبہ دیدنی تھا۔ گویا ہر آنکھ فرشِ راہ اور ہر دل مضطرب، متذکرہ باسعادت گھڑیوں کا بے چینی سے منتظر تھا، جس کا لفظی نقشہ فیضؔ کے الفاظ میں کچھ یوں بیان کیا جاسکتا ہے ؎

پھر نظر میں پھول مہکے دل میں پھر شمعیں جلیں
پھر تصور نے لیا اُس بزم میں جانے کا نام

ماہِ جولائی کے پہلے ہفتہ میں بالآخر انتظار کی گھڑیوں کو سکون ملا اور شربتِ وصل سے سیر یاب ہونے کی روحانی بزم سج اٹھی... اور پھر مسلسل دو ہفتوں تک خلافت کے پروانے، شمعِ خلافت سے اپنی آنکھیں روشن کرنے اور اپنے محبوب امام کے روحوں میں اتر کر قلب ونظر کو گرما دینے والے وجد آفرین ارشادات سے بہرہ مند ہوتے رہے۔

یہاں یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ کینیڈا کی مسجد بیت الاسلام کے منبر سے تقریباً سولہ سال کے طویل عرصہ کے بعد کسی خلیفۂ وقت نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس مسجد میں آخری جمعۃ المبارک حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1996ء میں پڑھایا تھا۔ گویا 13 جولائی 2012ء کے روز بیت الاسلام میں امامِ وقت کی اقتداء میں پڑھا جانے والا جمعۃ المبارک دو لحاظ سے تاریخی اہمیت کا حامل تھا۔ اوّل 16 سال کا طویل عرصہ، ثانیاً نماز کی ادائیگی کے فوراً بعد نو مبائعین سے اجتماعی دستی بیعت لی جو کہ ایم ٹی اے پر Live نشر کی گئی اور یوں اِس مسجد سے ٹیلی کاسٹ ہونے والی 'عالمی بیعت' بن گئی...!

مزید براں حضور اقدس نے اپنے اسی خطبہ جمعہ میں جُملہ منتظمینِ جلسہ سالانہ وعہدیداران کو جلسہ سالانہ کینیڈا کے دوران پیش آمدہ بعض اہم انتظامی امور کی طرف توجہ دلائی۔ نیز متعلقہ خامیوں وکمزوریوں کو 'لال کتاب' (جلسہ پر قابلِ اصلاح امور کو خصوصی ریکارڈ میں لایا جانے والا رجسٹر) میں درج کرنے کی ہدایت فرماتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ آئندہ ان باتوں کا خیال رکھا جائے۔ حضور انور نے یہ بھی فرمایا کہ بہت سارے احمدیوں نے اس بات کا اظہار کیا اور بذریعہ خطوط بھی لکھ رہے ہیں کہ ہمیں اب احساس ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ ہم آئندہ اپنی عبادتوں، پردہ اور دوسرے قرآنی احکامات کی طرف توجہ دیں گے۔

خدائے بزرگ و برتر سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر فردِ جماعت کو خواہ کسی بھی عہدہ کی امانت اس کے سپرد کی گئی ہے، حضور انور کے متذکرہ خطبہ کی روشنی میں بیان فرمودہ اِس رقّت آمیز نصیحت کو حرزِ جان بنانے اور اپنے اعمال کا جائزہ لینے کی توفیق عطا فرمائے جسے حضور انور نے بایں الفاظ ارشاد فرمایا:

''اللہ کرے آپ سب کی یہ نیک سوچ زندگیوں کا حصہ بن جائے اور اللہ تعالیٰ مجھے بھی توفیق دے کہ میں افرادِ جماعت کا حق ادا کرتا چلا جاؤں۔''

برکاتِ خلافت!

از مکرم ڈاکٹر ملک عبدالغنی اصغر

آیتِ استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں اور اعمالِ صالحہ بجالانے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اِن کے خوف کو امن میں بدل دے گا۔ یہ وعدہ حضرت نبی اکرم ﷺ کے بعد خلفاء راشدین اور اِس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خلافت علیٰ منہاج النبوّت کے قائم ہونے کے بعد ہم حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ سے لے کر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز تک دیکھتے آئے ہیں۔ یہ خوف اجتماعی اور انفرادی رنگ میں دور ہوتا رہا ہے۔ اور قیامت تک یہ وعدہ پورا ہوتا رہے گا۔ اجتماعی پہلو جماعتی اجتماعات میں بیان ہونے کے ساتھ ساتھ جماعتی لٹریچر میں بھی ضبط تحریر میں آتا رہا ہے۔ مگر انفرادی پہلو بہت کم ضبطِ تحریر میں آیا ہے۔

جماعت میں لاکھوں افراد ہیں جن کا خوف خلیفہء وقت کی دعا سے دور ہوتا رہا ہے۔ اور بظاہر ناممکن کام خلیفہء وقت کی دعا سے ممکن میں بدل گئے ہیں۔ اِس ضمن میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ۔ غیر ممکن کو ممکن میں بدل دیتی ہے اے میرے فلسفیوز ورِدعا دیکھوتو

قارئین کے ازدیادِ ایمان کی خاطر چند واقعات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جن کا تعلق خاکسار کی ذات سے اور کچھ کا تعلق جماعت کے خوف و امن سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے چار خلفاء احمدیت کے فیض سے فیضیاب ہونے کا شرف عطا کیا ہے ا لحمد للّٰہ۔ ذالک فضل ا للّٰہ یو تیہ من الیشاء۔ خاکسار 1945ء میں حصولِ تعلیم کے لیئے قادیان آیا۔ جلسہ سالانہ کے دن تھے۔ جلسہ کی گہما گہمی تھی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی طبیعت ناساز تھی۔ غالباً اسی وجہ سے ریشِ مبارک میں خضاب نہیں لگایا تھا۔ پہلی نظر میں ہی سفید ریش اور کمزوری دیکھ کر میرے دل میں تشویش اور خوف سا پیدا ہوا کہ حضور رضی اللہ عنہ تو بوڑھے ہو گئے ہیں۔ ہمارا کیا بنے گا؟ میری تشویش روز بروز بڑھتی گئی اور حضور رضی اللہ عنہ کی صحت و سلامتی کے لیے دن رات دل کی گہرائیوں سے دعائیں نکلتی رہیں۔ حتیٰ کہ مسجد میں بھی حضور کی تصویر سامنے آنے لگی جس کا میں نے ایک بزرگ سے ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا تمہاری نماز خراب نہیں ہو رہی بلکہ اللہ تعالیٰ بتا رہا ہے کہ حضور صحت یاب ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور رضی اللہ عنہ کو صحت عطا کی۔ اِس کے بعد بیس سال حضور رضی اللہ عنہ زندہ رہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے بھی حضور کی ہدایات پر قومی اور جماعتی خدمات کی توفیق ملی۔ اِسی طرح اللہ تعالیٰ نے صحت کی صورت میں جماعت کے خوف کو بھی امن میں بدل دیا۔ اور میرا خوف بھی امن میں بدل دیا۔ اور چھوٹی عمر میں اللہ تعالیٰ نے دعاؤں کی طرف راغب فرمایا۔ خلیفہء وقت کے لیے دردِ دل سے دعا کا دوسرا پھل اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ دیا کہ اِنہیں دنوں میں اِس مبارک موعود بیٹے کی زیارت کرائی جس نے آگے جا کر خلیفہ رابع کی صورت میں باب العلم علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جانشین بننا تھا اور ''ابنِ مریم'' کی پیشگوئی کو عملی رنگ میں پورا کرنا تھا۔ میں حضور فضلِ عمر رضی اللہ عنہ کی دعائے صحت کے ساتھ ساتھ یہ بھی دعائیں کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اِس بیٹے سے بھی ملائے جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا موعود بیٹا ہے۔ میں اسی جستجو میں ''میاں صاحبان'' کو بڑے غور سے دیکھتا رہا۔ ایک دن میں مسجد مبارک قادیان کی سیڑھیوں کے پاس کھڑا تھا میرا منہ قصرِ خلافت کی گلی کی طرف تھا کیوں کہ میاں صاحبان اِسی گلی سے آتے جاتے تھے۔ اچانک میں نے دیکھا کہ گلی سے گلاب جیسا خوبصورت لڑکا آ رہا ہے۔ میرے دل میں میخ کی طرح گڑ گیا کہ یہی موعود بیٹا ہے۔ اور وہ خوش قسمت لڑکا ''حضرت میاں طاہر احمدؒ '' تھا۔ الحمد للہ۔ آپ کا بچپن بھی دیکھا جوانی بھی دیکھی اور فیض حاصل کیا۔ بائیس سالہ دورِ خلافت میں علم کے موتی بکھیرتے دیکھا اور اِبنِ مریم کی طرح آسمان سے روحانی مائدہ کیساتھ اترتے بھی دیکھا۔ الحمد للّٰہ ثم الحمد للّٰہ ہزاروں رحمتیں نازل ہوں اِس بابرکت وجود پر جس نے نہ صرف زمین کے کناروں تک بلکہ فضاؤں میں بھی توحید کا جھنڈا بلند کیا۔

خلافتِ ثانیہ کے دور میں جماعت پر خطرناک ابتلاء اور خوف کے مقام آئے جو کہ خلیفہء وقت کی دعاؤں سے امن میں بدلتے رہے۔ تقسیم ملک سے پہلے پیغامیوں کا فتنہ، مصریوں کا فتنہ اور پھر فتنہء احرار جس کی پشت پناہی ہندو کانگرس اور انگریز حکومت کرتی رہی۔ انگریز پولیس کے سایہ میں احراری لیڈروں نے قادیان میں اعلان کیا کہ ''ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجادیا دیں گے'' خلیفہ برحق نے جلالی رنگ میں اعلان فرمایا کہ ''میں احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکلتی دیکھ رہا ہوں'' ساتھ ہی اِلٰہی منشاء کے مطابق تحریکِ جدید کا اعلان فرمایا کہ قادیان کی آواز اب زمین کے کناروں تک پہنچے گی۔ اور پھر چشمِ فلک نے دیکھا کہ احرار نہ صرف ناکام ہوئے بلکہ اپنوں اور غیروں میں بھی ذلیل

وخوار ہوئے۔اور جماعت کا خوف خلیفہء وقت کی دعاؤں کے طفیل پھر امن میں بدل گیا۔

خلافتِ ثانیہ میں ہی بہت بڑا ابتلاء تقسیمِ ملک کے وقت پیش آیا جب کہ قادیان کے دائمی مرکز سے خلیفہء وقت کو ہجرت کرنی پڑی۔ دشمن خوشی سے بغلیں بجا رہا تھا کہ اب اِن کا مرکز بھی ہاتھ سے چلا گیا ہے۔اب دیکھتے ہیں کہ یہ کیسے ترقی کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی غیرت جوش میں آئی اور ایک سال کے اندر اندر اللہ تعالیٰ نے خلیفۃ المسیح کو ربوہ شہر کی شکل میں نیا مرکز بسانے کی توفیق عطا فرمائی۔اور یوں اللہ تعالیٰ نے جماعت کے خوف کو پھر امن میں بدل دیا اور دشمن کی حسرتیں غالب کے اِس شعر کی فقط تصویر بن کر رہ گئیں۔تھی خبر گرم کہ غالب کے اُڑیں گے پُرزے دیکھنے ہم بھی گئے پہ تماشہ نہ ہوا۔

خلافتِ ثانیہ میں ہی جماعت کے خلاف خوفناک تحریک شروع ہوئی جو کہ 1953ء میں ''اینٹی احمدیہ تحریک'' کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہ بہت ہی منظم تحریک تھی۔ پنجاب میں اِس کی باگ ڈور پنجاب حکومت کے ہاتھ میں تھی جس کے کرتا دھرتا ممتاز دولتانہ وزیرِ اعلیٰ پنجاب تھے۔مرکزی حکومت کراچی میں تھی۔تمام علماء سوء یہاں جمع ہوئے۔رام باغ مسجد کو مرکز بنایا۔رات کو اشتعال انگیز تقاریر کر کے عوام کو بھڑکاتے تھے۔ دن کو جلوس وزیرِ اعظم ہاؤس جاتے تھے۔جہاں انتہائی شریف مگر کمزور ترین وزیرِ اعظم خواجہ ناظم الدین مقیم تھے۔پنجاب کی حکومت نے ظلم کی انتہا کر دی۔غنڈوں کو لوٹ مار اور قتل و غارت کے لیے آزاد چھوڑ دیا۔اخبار الفضل اور دیگر جماعتی رسالوں پر پابندی لگا دی۔الفضل کی ذمہ داری ''المصلح'' کراچی نے سنبھال لی۔کراچی کی جماعت نے اپنے امیر حضرت چوہدری عبداللہ خان کی قیادت میں تمام ذمہ داریاں سنبھال لیں۔شر انگیز افراد تمام پاکستان میں افرادِ جماعت کے گھروں، دکانوں، کارخانوں وغیرہ پر رات کو مخصوص نشان لگاتے۔کراچی میں ہم روزانہ صبح اٹھ کر اِن نشانات کو صاف کر دیتے۔مگر دوسرے دن تمام مقامات پھر نشان زدہ ہوتے۔مجھے یاد ہے کہ ہم چھ ماہ تک پوری نیند نہیں سوئے۔بزرگ رات بھر دعاؤں میں مصروف رہتے اور خدام ڈیوٹیوں پر۔حضور رضی اللہ عنہ کے خطبات ''المصلح'' کے ذریعہ جماعت تک پہنچتے تھے۔پنجاب حکومت نے حضور رضی اللہ عنہ کو خطبات دینے سے روکا۔یہ بہت بڑی جسارت تھی کہ اُنہوں نے خدا کے شیر پر ہاتھ ڈالا۔غیرت جوش میں آئی۔خدا کے شیر نے جماعت کو نوید سنائی کہ ''میرا خدا میری مدد کے لیے دوڑا چلا آ رہا ہے۔'' جب فسادات حکومتِ پنجاب کے کنٹرول سے باہر ہو گئے اور ہر طرف لاقانونیت پھیل گئی تو فسادات کے گڑھ لاہور میں مارشل لاء نافذ ہوا۔فسادی گرفتار ہوئے بہت سارے بھیس بدل کر روپوش ہوئے۔مولوی عبدالستار نیازی داڑھی صاف کر کے قصور کی طرف بھاگ کر ایک بڑی دیگ میں چھپ گیا۔کراچی میں جمع شدہ تمام فسادی مولوی گرفتار ہوئے۔اللہ تعالیٰ کا وعدہ پھر ایک دفعہ بڑی شان سے پورا ہوا۔تمام غم، فکر اور خوف خلیفہء برحق کے ذریعہ دور ہوا۔اور جماعت پھر امن میں آ گئی۔الحمدللہ۔

کراچی میں ایک بزرگ شاعر حضرت حکیم قیس مینائی نجیب آبادی صاحب رہتے تھے۔ایک سی آئی ڈی انسپکٹر نے از راہِ ہمدردی اِن کو بتایا کہ حکیم صاحب آپ کچھ دنوں کے لیئے گھر چھوڑ دیں اور کسی غیر معروف جگہ چلے جائیں۔یہاں حالات بہت خراب ہیں۔اور یہاں آپ کی جان کو خطرہ ہے۔حضرت حکیم صاحب نے کہا اچھا میں مسجد میں چلا جاتا ہوں۔انسپکٹر نے کہا کہ وہ تو زیادہ خطرہ کی جگہ ہے۔حکیم صاحب نے کہا کہ میں تو خدا کے گھر میں جاؤں گا۔جو کچھ ہونا ہے وہیں ہو جائے گا۔چنانچہ وہ احمدیہ حال کی گیلری میں پناہ گزین ہوئے۔بہت ہی دعا گو بزرگ تھے۔جس رات مارشل لاء لگا اور سارے پاکستان میں مخالفوں کی گرفتاریاں شروع ہوئیں صبح کی آذان کے بعد حضرت حکیم قیس مینائی صاحب نیچے نماز کے لیئے آئے۔سلام کے بعد بلند آواز سے کہا ''احمدیوں کو مبارک ہو'' ہم نے تفصیل پوچھی تو فرمایا کہ اِس سے زیادہ مجھے پتہ نہیں۔اتنی دیر میں باہر سے ڈیوٹی پر گئے ہوئے خدام حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے یہ اشعار پڑھتے ہوئے داخل ہوئے کہ:

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے　　کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے
کافر جو کہتے تھے وہ نگوں سار ہوئے　　جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے

حضرت حکیم قیس مینائی صاحب نے فرمایا کہ یہی خوشخبری ہے۔پھر کہنے لگے کہ دعائیں تو روز ہی کرتے تھے مگر آج رات میں نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ میں سجدے سے تب تک سر نہیں اٹھاؤں گا جب تک اِس فتنہ کا انجام نہ بتاؤ گے۔سجدہ بہت ہی لمبا ہوتا گیا۔ آخر یہ پر شوکت آواز آئی کہ ''احمدیوں کو مبارک ہو'' تو میں نے سجدے سے سر اٹھایا اور آ کر آپ لوگوں کو خوشخبری سنائی۔اِس طرح کے ہزاروں افرادِ جماعت کو اللہ تعالیٰ نے تسلّی دے کر حالتِ خوف کو امن میں بدل دیا۔

پھر خلافتِ ثالثہ کا دور آیا 1974ء میں جماعت کے خلاف سازش میں نہ صرف حکومتِ پاکستان بلکہ بہت ساری اسلامی حکومتیں بھی شامل ہوئیں ایسے لگ رہا تھا کہ جماعت کو ختم کر کے ہی دم لیں گے۔''ساحروں'' کے سردار بھٹو نے ڈگڈگی بجائی اور تمام ساحروں کو اسمبلی ہال میں جمع کیا۔خلیفہء برحق کے دلائل کا تو مقابلہ نہ کر سکے ووٹ کا سہارا لے کر جماعت کو غیر مسلم قرار دے دیا۔مگر یہ فیصلہ بھی جماعت کے حق میں مبارک ثابت ہوا کیونکہ اُس دن حضرت نبی اکرم ﷺ کی یہ پیشگوئی بڑی شان سے پوری ہوئی کہ میری امت کے 73 فرقے ہو جائیں گے۔72 ناری ہوں گے اور ایک جنتی۔ممبرانِ اسمبلی نے متفقہ طور پر ناجی فرقہ کو اپنے سے الگ کیا اور خود ناری بن گئے۔فسبحان الّذی اخذ العادی۔

(باقی صفحہ 20)

(تجزیاتی تعاقب)

اتنی نہ بڑھا پاکئی داماں کی حکایت!

ناصر احمد وینس۔ٹورانٹو

نوٹ: ٹورنٹو کے ایک اردو ہفتگی جریدہ اُردو پوسٹ نے جماعت احمدیہ کے خلاف نکالے ہوئے ایک شخص کا آرٹیکل چھاپنے کے بعد ادارہ کی طرف سے کالم کے آخر پر مندرہ ذیل نوٹ بھی دیا۔

''ہمارے قارئین میں سے اگر کوئی، کالم نگار کی آراء کا جواب دینا چاہے تو ہمارے صفحات حاضر ہیں'' (بحوالہ ''اردو پوسٹ'8/ستمبر 2011ء صفحہ 8)

کینیڈا جیسے آزادیٔ اظہار کے وسیع المشرب ملک اور یہاں پُرامن ماحول میں نفرتوں اور مسلکی تعصّبات کا زہر گھولنے والی مذکورہ نام نہاد ''کالم نگار'' کی کذب بیانیوں نے جب ''اردو پوسٹ'' میں ایک تسلسل کی روش اپنالی۔ تب راقم الحروف نے ''اردو پوسٹ'' کے مندرجہ بالا وعدہ کی روشنی میں ''جوابِ آں غزل'' کے طور پر جھوٹ کا پول کھولنے کی خاطر زیر نظر تجزیاتی آرٹیکل ''اردو پوسٹ'' کو بھجوایا۔ اخبار کے مدیر جناب ''شاہ صاحب'' پہلے تو وعدہ کرتے رہے کہ میں چھاپ دونگا۔ پھر یہ کہہ کر طرح دے گئے کہ یہ میرے ''فرائض اور اختیار'' سے باہر ہے۔ اس کے لئے ''مدیرِ اعلیٰ'' سے رابطہ کریں۔ جب مدیرِ اعلیٰ صاحب سے رابطہ کرنے کی کوشش کی گئی تو وہاں بھی صورتِ حال حسبِ توقع بقول ذوق کچھ یوں رہی:

یہاں لب پہ لاکھ لاکھ سُخن اضطراب میں
واں اک خامشی تری سب کے جواب میں

حتیٰ کے فون پر متعدد بار پیغامات چھوڑے گئے۔ مگر مدیران صاحبان کی طرف سے مسلسل خاموشی اور جواب ندارد!۔ ''زردصحافت'' کا لفظ سُن تو رکھا تھا اب اس کا عملی نمونہ بھی مشاہدہ میں آ گیا ہے۔ قرآن کریم کی ارفع اور پاکیزہ تعلیم تو یہ ہے کہ ''کسی قسم کی دشمنی تمہارے انصاف میں حائل نہ ہو''

احمدیہ کمیونٹی کے خلاف وطنِ عزیز پاکستان میں صحافتی جانبداری اور ناانصافی تو دیکھنے میں آتی رہتی ہے۔ مگر کینیڈا ایسے آزاد جمہوری ملک میں اردو صحافت کے بعض بزرجمہروں کا رویہ یقیناً حیران کن اور افسوسناک بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی حالتوں پر رحم فرمائے۔ اس آرٹیکل کی اشاعت کا مقصد فقط تصویر کا حقیقی رُخ قارئین کے روبرو کرنا ہے۔ تاکہ وہ پرکھ سکیں کہ اصل حقیقت اور سچائی کیا ہے۔ سچائی پر کذب بیانیوں کے خواہ کیسے ہی جال بُن لئے جائیں وہ بالاخر اپنا آپ منوا کر رہتی ہے۔ (مرتب)

ہفت روزہ ''اردو پوسٹ'' ٹورانٹو میں ایک صاحب جناب رفیق احمد آف مسی ساگا جو رفیق اختر کے نام سے بھی جانے جاتے ہیں، نے کچھ عرصہ سے جماعت احمدیہ عالمگیر، بانیٔ جماعت احمدیہ اور افرادِ جماعت کے خلاف تُہمتوں اور دشنام طرازیوں کا تسلسل کے ساتھ وطیرہ اپنایا ہوا ہے۔ چنانچہ احمدیوں کی بابت ابتک یہ صاحب اخبارِ ہٰذا کے کئی صفحات اپنی مخصوص فطرت اور بُغض وعناد کے ہاتھوں سیاہ کر چکے ہیں۔

موصوف کا زیرِ تجزیہ سطور میں دعویٰ یہ ہے کہ:

''میری تحریریں بغیر کسی 'تعصب' کے ہوتی ہیں اور میں اُن کے حوالہ جات کے لئے بھاری بھر کم کتابوں کے بکس ساتھ لئے پھرتا ہوں۔''

(''اردو پوسٹ'' ٹورانٹو یکم مارچ 2012ء صفحہ 14)

''اپنی ''غیر تعصّبی'' کے دلچسپ دعویٰ کی روشنی میں یہاں مسٹر رفیق کے صرف ایک فقرہ کا حوالہ ہی ان کے مضحکہ خیز دعویٰ کی قلعی کھول رہا ہے جو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی ذات کے متعلق موصوف نے بایں الفاظ گھسیٹا ہے کہ''... مرزا صاحب کو مجدد ماننا تو دُور کی بات رہی میں تو انہیں ایک نارمل اور دیانتدار انسان بھی نہیں سمجھتا''۔

کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں کیا... دنیا بھر میں پھیلے کروڑوں احمدیوں کے لئے قابلِ احترام روحانی شخصیت کی بابت اس قسم کے تضحیک آمیز الفاظ اور عامیانہ سوچ میں لتھڑے گھٹیا فقرات اگر کسی تعصب سے مبرا ہیں تو از راہِ نوازش ذرا یہ تو بتا دیجئے کہ پھر ''تعصب'' آخر کس چڑیا کا نام ہے...؟

رہی بات مسٹر رفیق کے حوالہ جات کی خاطر کتابوں کے بھاری بھر کم بکس اُٹھائے پھرنے کے دعویٰ کی... تو تاریخ کا ایک ادنیٰ طالبِ علم ہونیکے ناطے جب خاکسار نے جماعت احمدیہ پر اُن کے اعتراضات کا موازنہ حقائق کی روشنی میں اصل کتب اور حوالہ جات سے کیا تو معروف شاعر جناب رئیس امروہوی مرحوم کا اخبار ''جنگ'' میں شائع شدہ ایک پُرانے قطعہ کا یہ شعر ہونٹوں پر بے اختیار اُمڈ آیا۔

تری آزاد گوئی اے دلِ آزاد کیا کہنا صداقت کا گُماں ہے کذب پر اُستاد کیا کہنا!

دجل وتلبیس سے مزین موصوف کے تمام اعتراضات کے واقعاتی تجزیہ سے راقم تحدی کے ساتھ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مسٹر رفیق نے محض بعض مخالفین جماعت احمدیہ کی کتب سے ہی

اعتراضات نقل کر کے فقط مکھی پر مکھی ماری ہے۔ تاہم سب سے زیادہ بُغض کا اظہار قائد اعظمؒ کے معتمد رفیقِ کار اور پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کردار کشی کر کے ظاہر کیا ہے۔ ذیل میں اختصاراً مسٹر رفیق کی بہتان طرازیوں کا مستند حوالہ جات کے ساتھ قلمی پوسٹ مارٹم پیش ہے تا قارئین از خود ان حضرت کی ''غیر تعصبی'' اور ''مستند ہے ہمارا فرمایا ہوا!'' جیسے ہوائی دعووں کا اندازہ لگا سکیں۔

(مطبوعہ یکم مارچ ۲۰۱۲ء ''ہائے میرا جنازہ کون پڑھے گا'' صفحہ ۱۴۔ WWW.URDUPOST.INFO)

مسلمانوں کے ساتھ نفرت و تعصب کا الزام

مسٹر رفیق نے الزام لگایا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی کتاب ''کشتی نوح'' میں احمدیوں کو دوسرے مسلمانوں کے ساتھ نفرت و تعصب کی تعلیم دی ہے۔ واضح رہے بانیٔ جماعت احمدیہ کی تمام کتب ''روحانی خزائن'' کے نام سے اب انٹرنیٹ پر بھی دستیاب ہیں۔ اور ویب سائیٹ بعنوان: www.alislam.org پر جا کر ہر شخص از خود انہیں پڑھ اور چیک کر سکتا ہے۔ راقم الحروف کو اِس الزام کے بعد ''کشتی نوح'' کو دوبارہ سطر بہ سطر پڑھنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ مسٹر رفیق کو بانگ دُھل خاکسار کا چیلنج ہے کہ اپنے بہتان کو ثابت کرنے کے لئے کشتی نوح میں سے اصل تحریر یا صفحہ نمبر کا حوالہ دو، ورنہ جھوٹے کے لئے جو بھی قارئین سزا تجویز کریں راقم الحروف کو منظور ہوگی! غور طلب امر یہ ہے کہ مرزا صاحب نے تو کشتی نوح میں سلسلہ احمدیہ کے افراد کو نصیحت کرتے ہوئے یہ تحریر فرمایا ہے کہ:۔

''اُس (خدائے بزرگ و برتر) کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اُس کے بندوں پر رحم کرو۔ اور اُن پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو... چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا'' (''کشتی نوح'' صفحہ 15)

سب سے حیرت انگیز امر یہ ہے کہ جماعت احمدیہ میں شمولیت کے لئے حضرت مرزا صاحب نے جو دس شرائط بیعت مقرر فرمائی ہوئی ہیں ان میں سے چوتھی شرطِ بیعت کے الفاظ ہی خصوصاً مسلمان بھائیوں کے متعلق ہیں جو یہ ہیں:۔

''شرط چہارم:۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے''

(اشتہار ''تکمیل تبلیغ'' 12 جنوری 1888ء بحوالہ ''مجموعہ اشتہارات'' جلد اول)

یہاں ایک اور چشم کُشا دستاویزی حقیقت کا اظہار متذکرہ سفید جھوٹ کا منہ سیاہ کرنے کیلئے کافی و شافی ہے۔ وہ یہ کہ جب برصغیر میں مسلمانوں کے تقریباً ہزار سالہ پُر شوکت دَور کو آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کے رسمی اقتدار کو بھی انگریزوں نے ختم کر دیا۔ تو نتیجۃً مسلمان سیاسی شان و شوکت چھن جانے پر انتہائی دل گرفتہ تھے اور بالکل سراسیمگی کی کیفیت طاری تھی۔ اُدھر انگریز اپنی حکومت کو مستحکم کرنے کے لئے مسلمانوں پر مزید پنجۂ گرفت مضبوط کر رہے تھے جبکہ ہندو اِس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے نظامِ حکومت کا مؤثر حصہ بن رہے تھے۔ اس اندوہناک صورتِ حال میں یہ امر تاریخ کا مستند باب ہے کہ اُس وقت کی دنیا کی سُپر طاقت برطانیہ کی ملکہ وکٹوریہ کو دعوتِ اسلام دینے کے ساتھ ساتھ اُس کے سامنے ہندوستانی مسلمانوں کے حقوق کی آواز اُٹھانے اور انہیں بھی ہندوؤں کے برابر حکومت میں شامل کئے جانے کا اولین مطالبہ کسی نامی گرامی سیاسی لیڈر نے نہیں کیا۔ بلکہ اُس خدا رسیدہ شخصیت نے اپنی مومنانہ فراست کیساتھ پیش کیا جسے مسٹر رفیق کے کینہ پرور قلم نے ''ابنارمل'' اور ''بددیانت'' قرار دینے کی مذمومہ کوشش کی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے مسلمانوں کی تالیفِ قلوب کرنے کی بایں الفاظ میں ملکہ وکٹوریہ کو نصیحت کرتے ہوئے اپنی کتاب ''آئینہ کمالاتِ اسلام'' میں لکھا ہے:

''اے قیصرہ! میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ مسلمانوں کو آپ کی مملکت میں ایک خصوصیت حاصل ہے۔ اس لئے آپ کو چاہئے کہ مسلمانوں پر خاص نظرِ عنایت رکھیں اور اُن کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچائیں۔ اور ان کی تالیفِ قلب کریں اور اپنے اکثر مقرب وزراء انہی میں سے بنائیں''

نیز فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کا ملک دیا ہے جہاں وہ ایک ہزار سال تک حکومت کر چکے ہیں انہیں اِس ملک میں ایک خاص شان حاصل تھی۔ اور وہ ہندوؤں پر حاکم رہے ہیں۔ پس آپ کے لئے بھی مناسب ہے کہ آپ ان سے عزت کا معاملہ کریں اور بڑے بڑے مناصب اور عہدے ان کے سپرد کریں'' (آئینہ کمالاتِ اسلام، صفحہ 535 تا 540)

یاد رہے آپکی تصنیف ''آئینہ کمالاتِ اسلام'' 1893ء میں اُس دور میں شائع ہوئی تھی جب مسلمانوں کی سیاسی تنظیم ''آل انڈیا مسلم لیگ'' ابھی معرضِ وجود میں بھی نہیں آئی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ غیر جانبدار اور غیر متعصب مؤرخین اور اسکالرز نے اس کا برملا اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ آپ کے غیر معمولی علم الکلام کی برتری کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں:۔

علم الکلام کی برتری کا برملا اعتراف

علامہ سر محمد اقبال کے تاثرات:

علامہ ڈاکٹر محمد اقبال صاحب نے اپنے ایک انگریزی مقالہ "THE DOCTRINE OF ABSOLUTE UNITY" جو رسالہ ''دی انڈین اینٹی کوِیری'' کلکتہ میں شائع ہوا، میں حضرت مرزا صاحب کی بابت تحریر فرمایا:۔

"AND IN RECENT TIMES HAS BEEN READVOCATED BY M.GHULAM AHMAD OF QADIAN, PROBABLY THE PROFOUN- DEST THEOLOGIAN AMONG MODERN INDIANS MYHAMMA- DANS" (INDIAN ANTIQUARY, SEPT. 1900 ,PAGE 238)

(ترجمہ: ''مرزا غلام احمد آف قادیان موجودہ ہندی مسلمانوں میں غالباً سب سے بڑے دینی مفکر ہیں۔'')

مزید براں علامہ موصوف نے 1910ء میں علی گڑھ کالج میں مسلمان طلباء کے سامنے تقریر کرتے ہوئے حضرت مرزا صاحب کی قائم کردہ جماعت کے افراد کے کردار کی بابت اپنے مشاہدہ کا برملا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

''پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اُس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقۂ قادیانی کہتے ہیں۔''

(''ملت بیضاء پر ایک عمرانی نظر'' بحوالہ ''زندہ رود'' صفحہ 576 مصنفہ (فرزندِ اقبال) ڈاکٹر جاوید اقبال)

اسی طرح ایک اور موقع پر فرمایا:۔

''اشاعت اسلام کا جوش جو اِن (یعنی بانیٔ سلسلہ احمدیہ) کی جماعت کے اکثر افراد میں پایا جاتا ہے، وہ قابل قدر ہے'' (بحوالہ ''اقبال نامہ'' صفحہ 230)

''اقبالیات'' کے ماہر اور سابق ڈائریکٹر ''اقبال اکیڈمی'' لاہور، جناب بشیر احمد ڈار صاحب اپنی کتاب ''اقبال اور احمدیت'' میں لکھتے ہیں:۔

''انیسویں صدی کے آخری عشرے میں... آریہ سماجی اور عیسائی مبلغین نے اسلام کے خلاف باقاعدہ مہم شروع کر رکھی تھی۔ مسلمانوں میں اس کا جواب بڑی عمدگی سے سرانجام دینے کا کام مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے ذمہ لیا اور بلاشک وشبہ مسلمانوں نے اس کارگردگی کو فخر کیساتھ محسوس کیا... جب برصغیر کے مسلمانوں کو یہ علم ہوا کہ خود انگلستان میں احمدیوں نے مرکز قائم کیا ہے جہاں اسلام کی تبلیغ ہوتی ہے اور پھر کئی ایک انگریز مسلمان بھی ہو گئے ہیں تو اس پر انہیں فخر سے سر اونچا کرنے کا موقع میسر آیا۔ وہ قوم جو مدت سے مقہور اور شکست خوردہ ہو چکی تھی، ایسی خبریں سُن سُن کر اس کی خوشی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ اُسی دَور کا قصہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے عیسائی دنیا کو (بایں الفاظ) للکارا:

آؤ عیسائیو ! ادھر آؤ   نورِ حق دیکھو، راہِ حق پاؤ
کس قدر خوبیاں ہیں قرآں میں   کہیں انجیل میں تو دکھلاؤ

جب عیسائیوں کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا تو پھر مرزا صاحب نے کہا

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند   ہر مخالف کو مقابل پہ بُلایا ہم نے

(''اقبال اور احمدیت'' صفحہ 7، از بی اے ڈار مطبوعہ 1984ء)

ادارہ ثقافتِ اسلامیہ کے ڈائریکٹر جناب قاضی جاوید اپنی کتاب ''سر سید سے اقبال تک'' میں ہندوستان میں آزادی کے مراحل کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:۔

''آزادی کی جدوجہد بنیادی طور پر تین مرحلوں سے گزری ہے۔ پہلے مرحلے میں غالب رجحان یہ تھا کہ نوآبادی نظام مغربی تہذیب اور علوم کو قبول کرتے ہوئے مقامی باشندوں کو نئی صورتِ حال کا مقابلہ کرنے کے قابل بنایا جائے۔ سر سید احمد خان، مولوی چراغ علی اور مرزا غلام احمد اسی رجحان کی نمائندگی کرتے ہیں۔ دوسرے مرحلے میں خود اعتمادی بحال ہوئی اور غلامی کی زنجیروں کو توڑ دینے والا ولولہ پیدا ہونے لگا۔ سید امیر علی اور مولانا شبلی اس رویے کی نشاندہی کرتے ہیں۔ تیسرے مرحلے میں نوآبادی نظام پر کاری ضرب لگائی گئی اور نئے انسان کے جنم کا عمل آخری مرحلے پر پہنچا''

(کتاب ''سرسید سے اقبال تک'' صفحہ 8 ایڈیشن اول 1979ء بک ٹریڈرز لاہور)

حضرت خواجہ غلام فرید صاحبؒ چاچڑاں شریف (جو نواب آف ریاست بہاولپور کے پیر تھے جن کے لاکھوں مرید سرائیکی پٹی میں آج بھی ہیں) نے فرمایا:۔

''حضرت مرزا غلام احمد قادیانی حق پر ہیں اور اپنے دعویٰ میں راست باز اور صادق ہیں۔ اور آٹھوں پہر اللہ تعالیٰ حق سبحانہ کی عبادت میں مستغرق رہتے ہیں۔ اور اسلام کی ترقی اور دینی امور کی سربلندی کیلئے دل وجان سے کوشاں ہیں۔ میں ان میں کوئی مذموم اور قبیح چیز نہیں دیکھتا۔ اگر انہوں نے مہدی اور عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو یہ بھی ایسی بات ہے جو جائز ہے۔''

(اشاراتِ فریدی۔ جلد 3 فارسی صفحہ 179)

خواجہ حسن نظامی دہلوی (سجادہ نشین درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ) کا بیان ان کے اپنے جریدہ ''منادی'' دہلی میں یوں شائع ہوا:۔

''مرزا غلام احمد صاحب اپنے وقت کے بہت بڑے فاضل بزرگ تھے... آپ کی تصانیف کے مطالعہ اور آپکے ملفوظات کے پڑھنے سے بہت فائدہ پہنچ رہا ہے اور ہم آپکے تبحرِ علمی اور فضیلت وکمال کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔''

(اخبار ''منادی'' دہلی، 27 فروری تا 4 مارچ 1930ء)

مولانا ابوالکلام آزاد کے تاثرات:

برصغیر کے نامور عالم مولانا ابوالکلام آزاد ایڈیٹر اخبار ''وکیل'' امرتسر ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ مسلمانوں نے ان کے تبحر علمی کے باعث انکی زندگی میں ہی انہیں ''امام الہند'' کا خطاب دے دیا تھا۔ انہوں نے حضرت مرزا صاحب کی وفات پر اپنے اخبار کے اداریہ میں لکھا:۔

''... مرزا غلام احمد صاحب کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جائے۔ ایسے شخص جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازشِ فرزندانِ تاریخ بہت کم منظر عام پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں تو دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں۔... ان کے بعض دعاوی اور معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود... ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے تاکہ وہ مہتمم بالشان تحریک جس نے ہمارے دشمنوں کو عرصہ تک پست اور پامال بنائے رکھا آئندہ بھی جاری رہے۔ مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر اُن سے ظہور میں آیا، اسکی قدر وعظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنا پڑتی ہے۔ مرزا صاحب

کی یہ خدمت آنیوالی نسلوں کو گرانبار احسان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنیوالوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایتِ اسلام کا جذبہ، ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے، قائم رہے گا''۔

(اخبار ''وکیل'' امرتسر 28 مئی 1908ء)

بانی اخبار ''زمیندار'' لاہور کے تاثرات:

اپنے زمانہ کے مشہور اخبار ''زمیندار'' لاہور کے بانی ایڈیٹر اور مولانا ظفر علی خان صاحب کے والد ماجد جناب منشی سراج الدین صاحب نے اپنے اخبار میں لکھا:۔

''مرزا غلام احمد صاحب 1860ء یا 1861ء کے قریب ضلع سیالکوٹ میں محرر تھے۔ اُس وقت آپ کی عمر 22 یا 23 سال کی ہوگی اور ہم چشمدید شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے۔۔۔ آپ بناوٹ اور افتراء سے بری تھے۔۔۔ مسیح موعود یا کرشن کا اوتار ہونے کے دعاوی جو آپ نے کئے ان کو ہم ایسا ہی خیال کرتے ہیں جیسا کہ منصور کا دعویٰ انا الحق تھا۔۔۔ گو ہمیں ذاتی طور پر مرزا صاحب کے دعاوی یا الہامات کے قائل اور معتقد ہونیکی عزت حاصل نہ ہوئی مگر ہم اُن کو ایک پکا مسلمان سمجھتے ہیں۔''

(اخبار ''زمیندار'' لاہور آواخر مئی 1908ء)

مرزا حیرت دہلوی۔ ایک بلند پایہ محقق، ادیب و ایڈیٹر کے تاثرات:

مرزا حیرت دہلوی ایڈیٹر اخبار ''کرزن گزٹ دہلی'' نے بانی جماعت احمدیہ کی وفات پر اپنے اخبار میں ذاتی خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کیا:

''مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اُس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں... کسی بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا... اس کا پُر زور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا اور واقعی اسکی بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اُس نے ہلاکت کی پیشگوئیوں، مخالفوں اور نکتہ چینیوں کی آگ میں سے ہو کر اپنا رستہ صاف کیا اور ترقی کے انتہائی عروج تک پہنچ گیا۔''

(خبار ''کرزن گزٹ'' یکم جون 1908ء)

معروف صحافی جناب عبداللہ ملک اپنی کتاب ''پنجاب کی سیاسی تحریکات'' میں حضرت مرزا صاحب کی تصنیف '' آئینہ کمالاتِ اسلام'' میں مندرج تعلیمات کا حوالہ دیتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

''اب مرزا غلام احمد کی ان تعلیمات نے اُن کے حق میں فضا پیدا کی اور اُن کے علم و فضل، زہد و تقویٰ، عبادت و ریاضت نے مل کر اُن کا ایک حلقہ قائم کر دیا۔ اُن کے حلقے کی توسیع میں دوسرا سب سے بڑا عمل اُنکا آریہ سماج کے حملوں کا منہ توڑ جواب ہے۔ کیونکہ یہ وہ زمانہ تھا جب ایک طرف عیسائی پادریوں کی یورش ہو رہی تھی تو دوسری طرف ہندوؤں کی ایک تحریک (آریہ سماج) بھی حملہ آور ہو رہی تھی... ان تمام سرگرمیوں نے مرزا غلام احمد کو اپنے متشدد پیروکاروں کا ایک مضبوط اور مؤثر حلقہ پیدا کرنے میں مدد دی۔ چنانچہ آریہ سماج کے خلاف مرزا غلام احمد نے جو تصنیف و تالیف کی، جو مناظرے اور مباحثے ترتیب دیئے ان سبھی اقدام نے پڑھے لکھے مسلمانوں کو متاثر کیا۔۔۔۔ سرکاری دفاتر میں کام کرنے والے مسلمان بھی آریہ سماج کا مقابلہ کرنے کے لئے دلائل اور منطق کے متلاشی تھے۔ چنانچہ اس محاذ پر بھی مرزا غلام احمد نے ہی ان مسلمانوں کی تشفی کی۔''

(''پنجاب کی سیاسی تحریکات'' صفحہ 246 تا 254)

ہمارے زمانہ کے اسکالر ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے تاثرات:

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے۔ انہوں نے اپنے انتقال سے کچھ عرصہ قبل ''اے آر وائی'' ٹی وی چینل پر ڈاکٹر شاہد مسعود کے پروگرام '' IEWS ON vNEWS میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کچھ یوں اعترافِ حقیقت کیا:۔

''اُس نے (یعنی حضرت مرزا صاحب۔ ناقل) ان عیسائی مشنریز کے ساتھ مناظرے کئے اور غلام احمد نے انہیں شکستیں دیں۔ اور ایک زبردست جو voilent تحریک اُٹھ گئی تھی۔۔۔ '' آریہ سماج'' تو آریہ سماج کے لوگوں سے بھی اُس نے مناظرے کئے اور انہیں شکستیں دیں۔۔۔۔ ان چیزوں کی وجہ سے علماء کی آنکھ کا تارا بن گئے۔ اس لئے کہ ہمارے علماء تو پڑھتے نہیں۔ نہ بائبل پڑھتے ہیں نہ اور کسی مذہب کی کتاب پڑھتے ہیں تو آخر مناظرہ کیسے کریں''

(نوٹ۔ اس ٹی وی چینل مذاکرہ کی ویڈیو ''یوٹیوب'' پر بھی موجود ہے۔ وہاں پر دیکھی اور سنی جا سکتی ہے۔)

الغرض! حضرت مرزا صاحب نے جو زبردست علم الکلام اسلام کے دفاع میں تحریر فرمایا تھا، اس کی برتری کا اعتراف اپنوں کو ہی نہیں بلکہ غیروں کو بھی ہے۔ اور یہی وہ علم کلام ہے جو حضرت مرزا صاحب کی زندگی میں تو آپ کو منواتا رہا، بلکہ آنے والے وقت میں بھی بڑی تیزی سے اپنی برتری منوانے والا ثابت ہوگا۔ پس اگر کوئی راندۂ درگاہ اپنی لفظی چالاکیوں اور تحریف و تبدل سے لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی لاکھ کوشش کر دیکھے اس کی کوئی بھی کوشش کامران ثابت نہیں ہو سکتی کیونکہ تاریخ کے سینے میں تمام حقائق آج بھی محفوظ ہیں اور آنے والے کل میں بھی محفوظ رہیں گے۔ البتہ چاند پر تھوکنے سے تھوک بالآخر تھوکنے والے کے چہرہ پر ہی لوٹتا ہے!! کیا سچ کہا ہے کہنے والے نے ؎

جتنا کسی کا ظرف تھا اتنا پہچانا مجھے
نیک نے نیک بدنے بد جانا مجھے

گورنر پنجاب کو مکتوب برائے وظیفہ اور ''خود کاشتہ پودا'' کی اصل حقیقت

مسٹر رفیق نے ایک الزام حضرت مرزا صاحب پر یہ لگایا ہے کہ:۔

"مرزا صاحب نے اُس وقت کے پنجاب میں انگریز لیفٹیننٹ گورنر کو اپنا وظیفہ بڑھانے کی خاطر خط لکھا" یہ (احمدیت) آپکا لگایا ہوا پودا ہے اور آپ ہی کو اس کی آبیاری کرنی ہے۔ فقط آپکا غلام مرزا غلام احمد"

(حوالہ کے لئے ڈاکٹر شبیر احمد کا کتابچہ "برگِ حشیش"۔ اصل مسودہ کے لئے لندن کے برٹش میوزیم میں انڈیا آفس لائبریری کا مرزا غلام احمد کی انگریز سرکار سے خط وکتابت کا ریکارڈ دیکھئے)

مندرجہ بالا الزام میں خط کے الفاظ کا ایک ایک لفظ جعلسازی کا "عظیم شاہکار" ہے۔ اس سے موصوف کا حوالوں کے لئے کتابوں کے بھاری بھرکم بکس والا دعویٰ بھی باطل ثابت ہو جاتا ہے۔ اب یا تو جعلسازی کا یہ کارنامہ موصوف کا اپنا ہے یا "برگ حشیش" کے مصنف فلوریڈا والے ڈاکٹر شبیر احمد کا۔ واضح رہے کہ اس ضمن میں پہلا نکتہ یا جواب تو یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب کا یہ خط کوئی مخفی یا پوشیدہ دستاویز نہیں ہے جو تمہارے ہاتھ لگ گئی ہے یا برٹش میوزیم کے انڈیا آفس لائبریری کی زینت ہے۔ بلکہ حضرت مرزا صاحب نے خود اس خط کو طبع کرا کر اشتہار کی صورت میں بکثرت پبلک میں تقسیم کرایا تھا اور پھر آپ کی وفات کے بعد وہ اشتہار "تبلیغِ رسالت" روحانی خزائن جلد ہفتم صفحہ 20-19 پر طبع ہوا جو ویب سائیٹ پر بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

دوسرا نکتہ اور جواب یہ ہے کہ مکتوب کے جو الفاظ اوپر درج کئے گئے ہیں وہ بھی خود ساختہ اور جعلی ہیں۔ حضرت مرزا صاحب نے ہرگز ہرگز جماعت (احمدیت) کو انگریزوں کا لگایا ہوا پودا قرار نہیں دیا۔ اگر ثابت کر دو کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنی جماعت کو انگریزوں کا لگایا پودا اور اسکی آبیاری جیسے خود ساختہ الفاظ استعمال کئے ہیں تو راقم اپنا مسلک چھوڑ دے گا۔ تاہم اگر تم قیامت تک بھی کوشش کرتے رہو تو مندجہ بالا الزام میں مندرج الفاظ مرزا صاحب کے مکتوب میں نہیں دکھا سکتے۔

اس اعتراض کے جواب کا سب سے اہم نکتہ جو اس الزام کے جھوٹ اور افتراء سازی کو طشت از بام کرتا ہے وہ یہ ہے کہ گورنر پنجاب کو لکھا گیا یہ مکتوب ہرگز کسی وظیفہ کے لئے نہیں لکھا گیا تھا۔ نہ آپ نے اور نہ آپ کے خلفاء میں سے کسی نے وظیفہ یا کوئی مربع وغیرہ لیا۔ بلکہ اس مکتوب (محررہ 24/اکتوبر 1898ء بنام گورنر بہادر پنجاب) اور اشتہار کی غرض فقط یہ تھی کہ مخالفین جن میں آپ کے خاندانی رشتہ دار، مخالف علماء اور عیسائی پادری سب شامل تھے، نے گورنمنٹ کو بانیِ سلسلہ احمدیہ اور آپکی جماعت کے خلاف یہ کہہ کر بدظن کرنا چاہا تھا کہ یہ لوگ گورنمنٹ کے باغی وخطرناک ہیں اور سوڈانی مہدی (المعروف "خونی مہدی") کی طرح حکومت کے خلاف قتل وغارت اور بغاوت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یاد رہے مہدی سوڈانی کی تحریک 1879ء اور اس کے برطانوی حکومت کے ساتھ تصادم کے تازہ واقعہ کے باعث انگریزی قوم کے دل ودماغ پر یہ چیز گہرے طور پر نقش ہو چکی تھی کہ ہر مہدویت کے علمبردار کے لئے ضروری ہے کہ وہ تیغ وسناں کو ہاتھ میں لیکر غیر مسلموں کو قتل کرے۔ چونکہ آپ کے خلاف الزامات بے بنیاد اور بے حقیقت تھے اس لئے حضرت مرزا صاحب کے لئے ضروری تھا کہ ان کی پرزور الفاظ میں تردید فرما کر حقیقتِ حال کو آشکار کرتے۔ دوسرا قابلِ ذکر نکتہ یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنے آباؤاجداد اور پنجاب کے مسلمانوں پر سکھا شاہی دَور کے مظالم اور خاندان کی زمینوں پر سکھوں کے قبضہ کر لینے کا تذکرہ کرتے ہوئے انگریزی حکومت کے امن و امان قائم کرنے اور انکی خاندانی چھنی ہوئی جائداد کے کچھ حصہ کے سلسلے میں واپس دلانے کے تذکرے میں اُس وقت کے (سنی العقیدہ) خاندان کو خود کاشتہ پودا لکھا ہے۔ جو احمدیت کی وجہ سے آپ (مرزا صاحب) کا بھی شدید مخالف ہو گیا تھا۔ یہ خاندان سکھوں کے دورِ حکومت میں بے وطن بھی کیا گیا اور پھر انگریزی حکومت کے زمانہ میں امن کی حالت میں یہ خاندان واپس اپنے وطن قادیان آ کر آباد ہوا۔ چنانچہ اس پسِ منظر میں آپ نے اس خاندان کو انگریز کا خود کاشتہ پودا لکھا۔ جس کا عام فہم مفہوم یہ ہے کہ انگریز حکومت کے پُر امن دور کے نتیجہ میں یہ خاندان سکھا شاہی دور کے جلتے تنور سے باہر نکلا۔ اپنے وطنِ مالوف قادیان میں دوبارہ آباد یعنی کاشت ہوا اور یوں اسے نشونما پانے یعنی سکھ کا سانس لینے کا موقع ملا۔ تاہم اگر کوئی ظاہری مفہوم لینے پر بضد ہو اور اسکی دانست میں وہ شجر (خاندان) خود کاشتہ ہے تو ہوتا پھرے۔ جماعت احمدیہ کا اُس پرانے خاندان سے کیا تعلق؟ جبکہ احمدیت کا وجود ہی حضرت مرزا صاحب سے شروع ہوتا ہے اور جنکا ذکر مکتوب میں کیا گیا ہے وہ احمدیت کے آغاز سے بہت پہلے سے ہیں جن کا احمدیت سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر قربان جایئے تحریف وتبدل کرنے والے اِن جعلسازوں کے کہ احمدیت کو انگریز سرکار کا خود کاشتہ پودا قرار دے ڈالا۔ جس پر فقط یہی کہا جاسکتا ہے کہ لعنت اللہ الکا ذبین!

پاکستان کے پہلے وزیرِ خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کردار کشی:

مسٹر رفیق کو احمدیوں میں سب سے زیادہ دلی عناد قائدِ اعظم کے معتمد رفیق، پاکستان کے پہلے کامیاب ترین وزیرِ خارجہ، یواین او سے کشمیریوں کے حقِ خودارادیت کی قراردادیں پاس کروانے والے، مسئلہ فلسطین پر عربوں کے دبنگ وکیل نیز مراکش، لیبیا، سوڈان، الجزائر، تیونس سمیت تقریباً نصف درجن شمالی افریقہ کی مسلمان عرب ریاستوں کو اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم سے اپنی مدبرانہ وکالت کے ذریعے مغربی نوآبادیاتی تسلط سے آزادی دلانے والے چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی ذات کے ساتھ نظر آتا ہے۔ اس دلی بغض وعناد کا مظاہرہ موصوف نے آج سے کچھ سال پہلے بھی سڈنی (آسٹریلیا) یاترہ کے دوران ٹورانٹو کے ایک بند ہو جانے والے اردو ہفت روزہ "کارواں" میں ایک مُراسلہ میں کیا تھا۔ جس کا دندان شکن جواب جناب حسن بیگ اختر مرحوم ومغفور، جن کے کالم اخبار نوائے وقت لاہور کے علاوہ ٹورانٹو کے مختلف اردو اخبارات میں شائع ہوتے تھے نے مدلّل ومبسوط انداز میں دیا تھا۔ نیز مسٹر رفیق کی چوہدری صاحب جیسی عالمی حیثیت کی شخصیت کی کردار کشی کے پس پردہ راز سے بھی پردہ سرکایا تھا۔ نیز موصوف کی ایک اپنی ہی بیگم اور بیٹیوں کی شکایت پر جیل یاترہ اور بیگ صاحب (جن کے ساتھ مسٹر رفیق کی رشتہ داری تھی) ہی کی جانب سے بالآخر ضمانت پر رہائی دلوانے اور موصوف کے ذاتی کردار وچلن پر بھی روشنی ڈالی تھی۔ خیال تھا کہ شائد اپنے ذاتی

کردار کا آئینہ گھر کے بھیدی کی قلمی تصویر کشی میں دیکھ کر دوسروں کے کردار پر بالعموم اور چوہدری ظفراللہ خان صاحب جیسے نافع الناس و شریف النفس درویش صفت انسان کی ذات پر کیچڑ اُچھالنے سے موصوف کا شتر بے مہار قلم باز آ جائے گا۔ لیکن بیگ صاحب کے گزشتہ دنوں وفات پا جانے کے بعد ان حضرت کا اندرونہ بُغض و عناد پھر سے پُھنکارنے لگا ہے۔

اپنے حالیہ بہتان نامے میں چوہدری صاحب پر وہی پرانا گھسا پٹا الزام دھرایا ہے کہ:

''چوہدری ظفراللہ خان نے قائدِاعظم کے جنازے میں شمولیت نہیں کی۔ جب اُن کی نماز جنازہ ہو رہی تھی تو چوہدری صاحب ایک طرف ٹہلتے رہے''

1953ء میں جب پنجاب میں وزیرِ اعلیٰ پنجاب ممتاز دولتانہ نے مرکزی حکومت پر قبضہ کی خاطر قیامِ پاکستان کی مخالف جماعت مجلسِ احرار کی درپردہ مالی اعانت کے ذریعے اینٹی احمدیہ فسادات کروائے اور پھر اس پر جو تحقیقاتی عدالت (جسٹس منیر انکوائری رپورٹ) نے رپورٹ تیار کی تھی، اُس میں بھی چوہدری ظفراللہ خان سے یہ سوال پوچھا گیا تھا۔ جس کا جواب چوہدری صاحب کی زبانی رپورٹ میں موجود ہے جو اس وقت انٹرنیٹ پر بھی دستیاب ہے۔ بہتر ہوگا کہ اس کا جواب چوہدری صاحب ہی کی زبانی سنا جائے۔

چوہدری ظفراللہ خان نے قائداعظم کی نماز جنازہ کیوں نہ پڑھی؟

سوال: کیا یہ حقیقت ہے کہ آپ نے (چوہدری ظفراللہ خان) قائداعظم کی نماز جنازہ میں شرکت نہیں کی تھی؟

جواب: میں اصل نماز جنازہ میں شریک نہیں ہوا۔ لیکن میں اس جنازے کے جلوس کے ساتھ تھا۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ نماز جنازہ مرحوم مولانا شبیر احمد عثمانی نے پڑھائی تھی۔ جن کے خیال کے مطابق میں کافر اور مرتد تھا اور مجھے سزائے موت دے دینی چاہئے تھی۔

(روزنامہ ''ملت'' 21 جنوری 1954ء صفحہ 5 کالم 4۔ نیز دیکھئے ''جسٹس منیر انکوائری رپورٹ'' صفحہ 308)

یہاں یہ حقیقت بھی یاد رکھنی چاہئے کہ مولانا عثمانی صاحب، اس سے قبل جب افغانستان میں ایک شخص نعمت اللہ خان کو احمدی ہو جانے پر بطور سزا افغان حکومت نے 31/ اگست 1924ء کو سرِ عام سنگسار کیا تو اس کی حمایت میں ایک کتاب ''الشہاب'' لکھ چکے تھے۔ جس میں احمدیوں کے قتل کا فتویٰ دیا گیا تھا۔ اس کتاب کو 1934ء اور پھر 1951ء میں دوبارہ بکثرت شائع کر کے تقسیم کیا گیا تھا جس کے نتیجہ میں بذریعہ احرار احمدیوں کے خلاف شدید اشتعال پھیلایا گیا۔ جسٹس منیر انکوائری رپورٹ میں بھی اس کتابچہ اور اس کے زہرناک اثرات کا تفصیلی تذکرہ رپورٹ کے صفحہ 39، 40 پر موجود ہے۔

(حوالہ کے لئے ملاحظہ ہو منیر انکوائری رپورٹ۔ شائع کردہ نیا زمانہ پبلیکیشنز۔ 14 بی، ٹیمپل روڈ لاہور)

مسٹر رفیق نے طنزاً چوہدری صاحب پر یہ بھی الزام دھرا ہے کہ چوہدری صاحب نماز جنازہ کے دوران ''ٹہلتے رہے''! گویا دوسرے لفظوں میں جنازہ نہ پڑھنے کے ساتھ ساتھ جنازہ کا احترام بھی نہیں کیا۔۔۔ آیئے اس ضمن میں چوہدری صاحب کے ایک انٹرویو پر بھی نظر ڈال لیتے ہیں جو مشہور صحافی اور مؤرخ منیر احمد منیر نے اپنے رسالہ ماہنامہ ''آتش فشاں'' مئی 1981ء میں شائع کیا اور بعدازاں مختلف سرکردہ شخصیات کے انٹرویو کے مجموعہ ''سیاسی اُتار چڑھاؤ'' میں بھی شامل کیا۔ قائدِ اعظم کے جنازہ کے حوالہ سے کئے گئے سوال اور جنازہ کے احترام کے متعلق چوہدری صاحب فرماتے ہیں:۔

''جہاں تک احترام کا تعلق ہے میں نے پورا احترام کیا۔ میں گیا، ساتھ موجود رہا، میری تو بعض تصاویر بھی چھپی تھیں۔ ان سے ظاہر ہے کہ میں کس قدر غم کی حالت میں بیٹھا ہوں۔ اگر میں یونہی ہوتا تو اس تصویر سے ظاہر ہو جاتا۔ مجھے تو نہیں پتہ تھا کہ میری تصویر لے لیں گے''۔

(سیاسی اُتار چڑھاؤ۔ صفحہ 99۔ آتش فشاں پبلی کیشنز شبستان بلڈنگ، ایبٹ روڈ لاہور۔ ستمبر 1985ء)

نوٹ:۔ چوہدری صاحب کی زمین پر بیٹھے حُزن و ملال کی تصویر بنے، ایک اخباری تصویر بھی منیر احمد منیر کی اس کتاب میں شامل اشاعت ہے۔ جو مسٹر رفیق کے طنزیہ ریمارکس پر پروین شاکر کے الفاظ میں زبانِ حال سے گواہی دے رہی ہے کہ ؂

میں سچ بولوں گی مگر پھر بھی ہار جاؤں گی — وہ جھوٹ بولے گا اور لاجواب کر دے گا!

ایک سوال:

چوہدری صاحب پر جو جو لوگ قائدِ اعظم کا جنازہ نہ پڑھنے کا الزام اکثر اچھالتے رہتے ہیں ان سے ایک سوال ہے کہ کیا مولانا مودودی، عطاء اللہ شاہ بخاری، میاں طفیل محمد، مولانا مفتی محمود جیسے سرکردہ دینی رہنماؤں نے جنازہ تو درکنار قائدِ اعظم کے مزار پر جا کر کبھی فاتحہ بھی پڑھی۔۔۔؟ یہ بات ریکارڈ پر موجود ہے کہ 1978ء میں میاں طفیل محمد صاحب سے کسی نے سوال کیا کہ آپ یا مولانا مودودی صاحب قائدِ اعظم کے مزار پر فاتحہ پڑھنے کبھی گئے ہیں؟ میاں صاحب کا جواب تھا۔ ''قائدِ اعظم کے مزار پر جانا ضروری نہیں''۔ گویا ع الزام اُن کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا!

(نوٹ: ذیل میں چوہدری سر محمد ظفراللہ صاحب کے مذکورہ بالا انٹرویو میں شائع شدہ وہ تصویر بھی دی جا رہی ہے جس میں چوہدری صاحب قائداعظم کے جنازہ کے موقع پر حزن و ملال کی تصویر بنے زمین پر بیٹھے نظر آ رہے ہیں۔)

مسٹر رفیق نے ایک سراسر بے بنیاد تہمت یہ بھی تراشی ہے کہ جماعت احمدیہ کے آرگن ''روزنامہ الفضل'' میں جماعت کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کے چوہدری ظفراللہ خان کے متعلق یہ ریمارکس شائع شدہ ہیں کہ:۔

''لوگ نہ جانے چوہدری ظفراللہ خان کو کیا کہتے ہیں۔ میری نظر میں اسکی حیثیت ایک چوہڑے سے زیادہ نہیں''۔

راقم الحروف کو تلاش بسیار کے باوجود یہ ریمارکس نہیں ملے۔ البتہ چوہدری صاحب ہی کے متعلق اُن کے یہ ریمارکس ''روزنامہ الفضل'' کی زینت ضرور بنے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے گا اور مسٹر رفیق کی تراشیدہ تہمت اور اندر کے خبثِ باطن کا موازنہ و اندازہ کیجئے۔ حضرت مرزا

بشیرالدین محمود احمد صاحبؓ چوہدری ظفراللہ خان صاحب کے متعلق فرماتے ہیں:۔

''عزیزم چوہدری ظفراللہ خان صاحب نے... اپنی عمر کے ابتدائی حصہ سے ہی رُشد و سعادت کے جوہر دکھائے ہیں۔ اور شروع ایام خلافت سے ہی مجھ سے اپنی محبت اور اخلاص کا اظہار کرتے چلے آئے ہیں۔''

(اخبار الفضل 22 مئی 1958ء)

1927ء کی مجلس شوریٰ بمقام قادیان میں فرمایا:۔

''(جماعت احمدیہ) لاہور کا امیر (چوہدری ظفراللہ خان) بھی ایک ایسا شخص ہے جس سے مجھے تین وجہ سے محبت ہے۔ ایک تو ان کے والد کی وجہ سے جو نہایت مخلص احمدی تھے۔۔۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اُن میں ذاتی طور پر بھی اخلاص ہے۔ اور آثار وقرائن سے ظاہر ہے کہ وہ اپنے آپ کو دین کی خاطر ہر وقت قربانی کے لئے تیار رکھتے ہیں۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں علم، عقل اور ہوشیاری دی ہے۔ اور وہ زیادہ سے زیادہ ترقی کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں''

(رپورٹ شوریٰ 1927ء صفحہ 14,15)

اسی طرح 1955ء میں زیورچ (سوئٹزرلینڈ) کی جماعت کے نام اپنے پیغام میں رقم فرمایا:۔

''سالہا سال کی بات ہے میں نے خواب دیکھی تھی... کہ میں کرسی پر بیٹھا ہوں اور سامنے بڑا قالین ہے اور اس قالین پر عزیزم چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب، عزیزم چوہدری عبداللہ خان صاحب اور عزیزم اسداللہ خان صاحب (چوہدری ظفراللہ خان صاحب کے برادرانِ اصغر۔ ناقل) لیٹے ہوئے ہیں۔ سر اُن کے میری طرف ہیں۔ اور میں دل میں کہتا ہوں کہ تینوں میرے بیٹے ہیں۔ عزیزم ظفراللہ خان صاحب نے ساری عمر دین کی خدمت میں لگائی ہے اور اس طرح میرا بیٹا ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ میری بیماری کے موقعہ پر تو اللہ تعالیٰ نے نہ صرف ان کو اپنے بیٹا ہونے کو ثابت کرنے کا موقعہ دیا۔ بلکہ میرے لئے فرشتۂ رحمت بنا دیا۔ وہ میری محبت میں یورپ سے چل کر کراچی گئے اور میرے ساتھ چلنے اور میری صحت کا خیال رکھنے کے ارادہ سے آئے۔ چنانچہ ان کی وجہ سے سفر بہت اچھی طرح کٹا اور بہت سی باتوں میں آرام رہا۔ کیا کسی ایسے مولوی اور پیر کی خدمت کا موقعہ خدا تعالیٰ نے کسی ایسے شخص کو دیا جو چوہدری ظفراللہ خان صاحب کی پوزیشن رکھتا تھا؟ اللہ تعالیٰ اِن کی خدمت کو بغیر معاوضہ کے نہیں چھوڑے گا... اور ان کی محبت کو قبول کرے گا اور اس دنیا اور اگلی دنیا میں اس کا ایسا معاوضہ دے گا کہ پچھلے ہزار سال کے بڑے آدمی اس پر رشک کریں گے''۔

(اخبار الفضل 29 مئی 1955)

یہ تو تھے ''بیٹے'' کے متعلق ''روحانی باپ'' کے تاثرات۔ یہاں یقیناً ''بیٹے'' کی قلبی کیفیات کا بیان بھی بے محل نہیں ہوگا۔ چوہدری صاحب اپنی خودنوشت ''تحدیثِ نعمت'' میں رقمطراز ہیں:۔

''جیسے جیسے ہر مرحلہ میری نظر سے گزرتا گیا میرا یہ احساس تیز تر ہوتا گیا کہ میں کس قدر خوش نصیب تھا کہ حضور (حضرت امام جماعت مرزا بشیرالدین محمود احمد) کی توجہ اور شفقت کا پیہم مورد رہا۔ میں نے مرغِ بے جان کی طرح اپنے آپ کو حضور کے ہاتھ میں دے دیا اور حضور ہر لحظہ ماں باپ سے بڑھ کر مشفق مربی رہے۔ میں نے اپنے متعلق اتنی فکر نہیں کی جتنی حضور میرے متعلق کرتے رہے۔''

(''تحدیثِ نعمت'' صفحہ 720)

مذکورہ بالا مستند حوالہ جات کی روشنی میں لاریب کوئی ابنارمل، بددیانت اور کوڑھ مغز شخص ہی چوہدری صاحب کی بابت امامِ جماعت کے (زیرالزام نوعیت کے) ریمارکس منسوب کرسکتا ہے۔

دامن کو ذرا دیکھ ذرا بندِ قبا دیکھ!

راقم الحروف کسی کے ذاتی افعال وکردار پر تبصرہ آرائی مناسب اور معقول امر خیال نہیں کرتا۔ لیکن مسٹر رفیق نے جس طرح اپنی اخلاقیات سے عاری سوقیانہ تحریرات میں عفت مآب میری احمدی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں تک پر اپنی عامیانہ ذہنیت و پست سوچ کے غلیظ چھینٹے اُڑائے ہیں، میری ذاتی رائے میں یہ امر اب ضروری ہوگیا ہے کہ موصوف کو اُس کے اپنے کیریکٹر کا قلمی آئینہ بھی دکھا دیا جائے۔ جو مرحوم بیگ حسن اختر صاحب آف مسی ساگا نے اردو اخبار ''کارواں'' میں لکھا اور اسکی ایک کاپی خاکسار کو بھی بیگ صاحب نے عنایت فرمائی تھی۔ ''کارواں'' نے تو کافی کانٹ چھانٹ کے بعد نامکمل چھاپا۔ البتہ راقم نے جھوٹے کو جھوٹے کے گھر تک پہنچانے کے لئے مکمل مراسلہ کینیڈا سے چھپنے والے ایک سہ ماہی جریدہ ''نحن و انصاراللہ'' کی اپریل 2005ء کی اشاعت میں چھپوا دیا تھا اور جریدہ کی ایک کاپی بیگ صاحب کو بھی بھیجی تھی۔

واضح رہے رفیق صاحب اپنی اخباری تحریرات (جن پر بوجوہ ''بازاری تحریرات'' کے الفاظ موزوں جچتے ہیں) میں اکثر یہ بات دہراتے رہتے ہیں کہ اگرچہ میرے والدین مخلص احمدی تھے لیکن دماغ میں ''شعور'' آنے پر احمدیت چھوڑ گیا۔ جبکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ ان کے والدِ محترم کیپٹن (ر) ڈاکٹر محمد رمضان صاحب جو ایک نہایت نیک، صالح، تہجد گزار و پرہیزگار انسان تھے۔ اپنی اکلوتی اولادِ نرینہ (مسٹر رفیق) کے بچپن سے ہی مسجد ونماز اور دینی مشاغل سے بے رغبتی کی وجہ سے بہت بے چین اور کُڑھا کرتے تھے۔ ان کے محلہ دارالصدر غربی ربوہ کے ایک رہائشی (جو راقم الحروف کے بھی عزیز ہیں) بتاتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب مسجد میں دوسرے لڑکوں کو دیکھتے تو نہایت حسرت و درد سے کہا کرتے کہ کاش اُن کا بیٹا بھی مسجد، نماز اور دین سے راغب ہو جائے۔ اپنی بہنوں کا چھوٹا اور اکلوتا بھائی ہونے کے ناطے لاڈ پیار سے صاحبزادے اتنے بگڑ گئے کہ بالآخر جماعت احمدیہ کے وقار کے منافی اپنی عادات ومشاغل کے نتیجہ میں نظامِ جماعت سے اُن کی رُکنیت ختم کردی گئی۔ پس یہ نظامِ جماعت سے نکلے نہیں بلکہ نکالے گئے تھے۔ موصوف کے ایک بہنوئی تنویر صاحب جامعۃ الاحمدیہ (مربیان ومبلغین احمدیت کی دینی تعلیم وتربیت کا ادارہ) میں

پروفیسر بھی رہے ہیں۔ الغرض ایک مخلص باعمل مذہبی گھرانے کے فرد کا بالآخر اپنی ''عادات و مشاغل'' کے ہاتھوں کینیڈا میں جیل کی ہوا کھانا یقیناً ایک المیہ ہے۔ اس اجمال کی جھلک بیگ حسن اختر صاحب کے مُراسلے میں پڑھیے گا۔

آخر میں جناب بیگ حسن اختر صاحب کے متذکرہ مراسلے کے مندرجات رفیق احمد اختر صاحب کی خدمت میں پیش ہیں اس گزارش کے ساتھ کہ ؎

اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت　　دامن کو ذرا دیکھ ذرا بندِ قبا دیکھ!

''صحافیا'' (ازقلم: بیگ حسن اختر صاحب مرحوم)

جناب ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ ''کارواں'' کینیڈا

''صحافیا صحافت'' بڑی دور ہے　　جتنی کہ لمبی کھجور ہے
چڑھ جائیں گا پی ایں گا سوم رس　　گر جائیں گا چکنا چور ہے''

معزز قارئین کرام! السلام علیکم طالبِ خیریت بخیریت مندرجہ بالا صدا آج سے پورے اکسٹھ سال پہلے میں نے اپنے آبائی شہر لدھیانہ میں ایک گداگر کے منہ سے سُنی تھی جس میں نے لفظ فقیرا کی جگہ پر ''صحافیا'' کی ترمیم اور فقیری کی جگہ پر ''صحافت'' کی ترمیم آج کی ہے اور آپ کے سامنے پیش ہے، اُس صدا کو کہ جو شاعرانہ رنگ و ترنگ لئے ہوئے ہے ایک مخصوص حلقہ فکر کیلئے ۔۔۔ الفاظ کے استعمال اور بندش پہ نہ جائیں بلکہ ان کے اندر چھُپی ہوئی ایک حقیقت اور ایک سچائی کی پرکھ کریں۔

عزیزانِ من: تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ آج بروز جمعہ مورخہ 4/مارچ 2005ء کو میرے لئے ایک عزیز ہفتہ وار اخبار ''کارواں'' کینیڈا کی مورخہ 3/مارچ 2005ء کی ایک کاپی ساتھ لائے میرے پڑھنے کے لئے، اخبار کے کالم بعنوان ''کارواں سرائے'' میں شائع شدہ ایک خط کو، جس کا عنوان ہے ''چوہدری ظفر اللہ اور تاریخ'' جس کو لکھا ہے جناب محمد آصف منہاس صاحب آف ٹورانٹو نے اس تحریر کے جواب میں جو کسی گزشتہ شمارہ میں لکھی گئی تھی از طرف رفیق احمد/رفیق اختر صاحب آف مسی ساگا کے کہ جن کو میں اچھی طرح سے جانتا اور پہچانتا ہوں۔ اگر صاحب تحریر و قلم وہی ہیں تو میرا اُن سے دیرینہ تعارف ہے اور ایک ''میرج لِنک'' (Marriage Link) بھی ہے کہ یہ میرے برادرِ نسبتی کے برادرِ نسبتی شوئی قسمت سے ہیں اور اس کے علاوہ خدانخواستہ کوئی خاندانی یا خونی تعلق نہیں ہے کہ یہی ہے حرف آخر۔ موجودہ زیرِ نظر خط کی تحریر سے میں نے اصل تحریر کے نفسِ مضمون کا اندازہ لگایا ہے اور کچھ اخبار مہیا کرنے والے عزیز، جو اس مضمون کو پڑھ چکے ہوئے ہیں، کے بیان سے اخذ کیا ہے کہ کچھ دریدہ دہنی کی گئی ہے مرحوم و مغفور سر محمد ظفر اللہ خان اول و سابقہ وزیر خارجہ پاکستان کی شان میں، جو اس دنیا میں اب موجود نہیں ہیں۔ استغفر اللہ، استغفر اللہ بمصداق اس کہاوت و مفروضہ کے کہ ''بڑے آدمی کو گالی دو، لوگ تمہیں اس سے بھی بڑا سمجھیں گے''۔ اگر یہ وہی رفیق احمد/رفیق اختر صاحب ہیں کہ جنکو میں نے اندازہ کیا ہے؟ تو میں ذاتی طور پر ہر ''دو فریقین'' سے متعارف ہوں اور بس اتنا عرض کرسکتا ہوں کہ:

''کہاں راجہ بھوج اور کہاں گنگوا تیلی'' اور بزبان فارسی ''چہ نسبت خاک را بعالم پاک''

نیز یہ کہ عقلمندوں کے لئے اشارہ کافی ہوتا ہے وگرنہ بزبان پنجابی:- ''پھجدیاں نوں وانھ اِکو جیہے'' وگرنہ قائد اعظم اور اُنکے رفقائے کار دست و بازو جو کہ تعمیر کنندگانِ پاکستان کا مقام میری ادنیٰ نظر میں رکھتے ہیں، کی شان میں کسی قسم کی گستاخی ناقابلِ معافی گناہ ہے۔ لیکن گناہ و ثواب میں بھی تمیز وہ شخص کرسکتا ہے کہ جسکو خداوند کریم نے کچھ عقل سلیم عطا کی ہو۔ وگرنہ...

صاحب موصوف یعنی کہ رفیق احمد آف مسی ساگا/رفیق اختر صاحب امریکہ میں داخلہ پر پابندی لگنے سے پہلے پانامہ میں رہتے تھے۔ وہاں سے یہ مجھے دفتر نما خطوط لکھا کرتے تھے۔ گالیوں اور خرافاتوں سے بھرپور اور جو آج تک بند کے بند میری فائل میں لگے ہوئے محفوظ ہیں۔ عند المطلب میں ہر کسی کو دکھا سکتا ہوں۔ مجھ سے مایوس ہو کر اس شخص نے تقریباً اُسی طرح کے خطوط میرے بیٹے مرزا فرخ بیگ کو لکھنے اور بھیجنے شروع کر دیئے۔ جس نے تنگ آ کر انکو قانونی نوٹس وکیل کے ذریعے سے دیا تو یہ چپ ہوئے اور اُسکی جان چھوٹی۔ اس کی اپنی بیوی اور دو عدد بیٹیوں نے اس سے کیسے جان چھڑوائی یہ ایک شرمناک تفصیل ہے کہ جسکو میں ابھی ریزرو میں رکھنا چاہتا ہوں آئندہ بوقت ضرورت کیلئے، کہ جسکے نتیجہ میں انہوں نے جیل یاترا کی نعوذ باللہ۔ کوئی انکی ضمانت دینے کے لئے تیار نہیں تھا بمعہ انکے ہندو دوست کے، کہ جنکی یہ بڑی تعریفیں کیا کرتے تھے۔ اب نامعلوم کیا پوزیشن ہے کہ شاید پس پردہ ڈائریکٹر اب بھی وہی ہوں۔ (چوہدری صاحب نے بحثیت وزیر خارجہ مسئلہ کشمیر پر یو این او میں بھارتی حکومت کے مؤقف کے جس طرح تارو پود بکھیرے اور کشمیریوں کے حق میں استصواب رائے کی قراردادیں پاس کروائیں، چوہدری صاحب کے خلاف ایک متعصب بھارتی ہندو کی ڈائریکشن میں ہرزہ سرائی کی وجوہات سمجھ میں آنے لگتی ہیں...! ناقل) تیسرے دن انہوں نے مجھے جیل سے فون کر کے حالات سے آگاہ کیا۔ اور میں مقررہ تاریخ پر اپنے چھوٹے بیٹے مرزا خرم بیگ کو بصد مشکل قائل کر کے عدالت میں لے جاسکا جہاں اُس نے اسکی ضمانت دی۔ اسکی ہتھکڑیاں کھلوائیں اور اسکو ہم اپنے گھر لیکر آئے۔ استغفر اللہ، استغفر اللہ، استغفر اللہ، جہاں یہ ہفتوں رہے۔ جسکے بعد انکی بھانجی انکو اپنے ساتھ لیکر اپنی والدہ اور انکی ہمشیرہ کے گھر گند گھولنے کیلئے چھوڑ آئی۔ ایسے ہی لوگوں کے لئے ایک کہاوت بزبان پنجابی کچھ اسطرح سے ہے کہ ''چھج تے بولے پر چھلنی کیوں؟'' یا ''آپ کسے جیہی نہ، تے گل کرنوں رہی نہ'' سو قارئین محترم مختصراً فی الحال، یہ ہیں مسٹر رفیق احمد مسی ساگا/مسٹر رفیق احمد اختر صاحب بمعہ اپنے دو بڑے رُخوں کے کہ مکمل تیسرا ابھی میرے ریزرو میں ہے اور میرے خیال میں ابھی ''مُشتے از خروارے'' اتنا ہی کافی ہے۔ باقی رہی مرحوم و مغفور چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی بات تو صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ کہاں وہ اور کیا میرا مقام: ''چہ نسبت خاک را بعالم پاک''

(باقی صفحہ 20)

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکرو سپاس

ماسٹر احمد علی، بریمٹن

برادرم کرنل ریٹائرڈ چوہدری دلدار احمد صاحب، سیکریٹری احمدیہ مشن بیت الاسلام کینیڈا اور خاکسار ایک دن اکٹھے بیٹھے تھے۔ دورانِ نشست ہم اپنے احمدی گھرانوں میں پیدا ہوکر پروان چڑھنے کے بارے گفتگو کررہے تھے کہ کس طرح احمدیت ہمارے دوردراز گاؤں پہنچی اور ہمارے بزرگ کیسے امام مہدی علیہ السلام کے دعویٰ کو سچا سمجھ کر اُن کی صداقت پر ایمان لائے۔ کیونکہ ہمارا گاؤں 'ادرحماں' ضلع سرگودہا کی تحصیل بھیرہ (بھلوال) کے انتہائی مشرق میں ضلع منڈی بہاؤالدین کی تحصیل پھالیہ کی سرحد پر واقع ہے۔ جہاں ہماری اپنی ہوش میں چاروں طرف ہم نے خود چرکنڈوں کا جنگل دیکھا ہے۔ یہ محل وقوع بیان کرنے کا مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے نے کس طرح ایک سعید روح پر انتشارِ نور فرمایا کہ اس نے 1904-5ء مَیں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو دعویٰ مہدویت اور مسیحیت میں سچامان کر اس کے حلقہء بیعت میں داخل ہونے کا برملا اعلان کردیا۔ وہ شخص عالمِ دین ہونے کی بنا پر نہ صرف گاؤں کا امام الصلوۃ تھا بلکہ اُس دور کے حالات میں تمام مردوزن کا استاد بھی تھا۔ وہ تھے حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ۔ آپ کے والد بزرگ وار مولوی نظام دین بغض و ریا سے پاک شخصیت کے مالک تھے۔ ان کی علمیت کے اردگرد کے بڑے بڑے عالمِ دین معترف تھے اور ان کا فتویٰ تسلیم کیا جاتا تھا۔ جب انہوں نے اس دعویٰ حق کو تسلیم کرنے کا اعلان کیا تو ان کی اتباع میں تمام گاؤں اس عقیدہ کا قائل ہوکر احمدیت میں داخل ہوگیا۔ ہم نے اپنے بزرگوں کی زبانی یہ سن رکھا ہے کہ ان کے دو بیٹے تھے ایک علی گڑھ یونیورسٹی سے گریجویٹ تھے (حضرت مولوی عبدالعلی صاحبؓ ایل ایل بی ایڈوکیٹ سرگودہا) دوسرے ایف سی کالج لاہور سے گریجوایشن کے بعد قادیان جاکر حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ مہدی موعود اور مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوگئے یعنی حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ مترجم ترجمۃ القرآن انگریزی مکرم کرنل صاحب موصوف اور مَیں ان 'سابقون الاولون' کی روحوں کے لئے دعائیں کرتے اور اپنی نیازمندی کا اظہار کرتے رہے کہ ان کی دعاؤں اور کوششوں کے طفیل آج ہم دنیا کے ترقی یافتہ ترین ملک میں اکھٹے ہوئے ہیں۔

نگاہِ تصور بھی جہاں ہم پیدا ہوئے اور جہاں سے دنیا میں نکلے اس فاصلے کو طے نہیں کر سکتی۔ بار بار زبانوں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر آتا رہا۔

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکرو سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

اسی دوران پرانی یادیں تازہ کرتے کرتے برادرم دلدار احمد صاحب نے کہا، آپ کو یاد ہوگا جب جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہونے والے افراد کو پندرہ سولہ کوس دور دریائے چناب سے پار پنڈی بھٹیاں سے بسوں پر سوار کرانے کے لئے کسی گھوڑا، گدھا کا انتظام کرنا پڑتا تھا جس پر مسافر کو سوار کرکے اس کا بستر وغیرہ بھی رکھا جاتا تھا۔ جو شخص سوار کرانے جاتا وہ 'طالب والا پتن' پر اس کو اتار کر واپس آجاتا۔ آگے بسیں مل سکتی تھیں۔

آج طالب والا پتن پر ایک عظیم پل بنا کر موٹروے گزاری گئی ہے۔ ہمیں یاد ہے آج دریائے چناب کے مغربی کنارے جس مقام کو سیال موڑ کہا جاتا ہے یہاں کوئی آبادی نہ تھی۔ چوک سے جنوب مشرق کی طرف تھوڑا ہٹ کر ایک بڑی سی کچی دیواروں والی حویلی تھی جس میں 'سیال' قوم کے دو تین گھرانے آباد تھے۔ آج وہاں بہت گہما گہمی اور ٹریفک کی کثیر آمدورفت دیکھ کر یہی زبان پر آتا ہے۔

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکرو سپاس!

یاد رہے اس موڑ سے گزرنے والی سڑک ربوہ، چنیوٹ، فیصل آباد سے منڈی بہاؤالدین جاتی ہے۔ جو ہمارے گاؤں 'ادرحماں' میں سے گزرتی ہے۔ اور ہمہ وقت ہر قسم کی ٹریفک میسر رہتی ہے۔ جسے دیکھ دیکھ کر گزرا زمانہ یاد کرکے حضرت اقدس علیہ السلام کا یہ شعر زبان پر جاری ہوجاتا ہے۔

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکرو سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

بزرگوں کے ذکر خیر سے نکل کر کہاں چلا گیا ہوں۔ سوعرض ہے کہ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کو اپنے گاؤں اور گاؤں والوں سے قلبی لگاؤ تھا۔ جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہونے والے تمام اہلِ ادرحماں حضرت موصوف کے گھر ہی قیام رکھتے تھے۔ آپ نے اپنے گاؤں والوں کی سہولت کی خاطر گھر ہی میں ایک بڑا سا کمرہ بنوایا ہوا تھا۔ جس میں جلسہ سالانہ کے سب مہمان مردوزن فروکش رہتے۔ حضرت مولوی صاحب ہر ایک کی دلداری اور دلجوئی فرماتے رہتے۔

بزرگ سنایا کرتے تھے ایک بار جلسہ سالانہ رمضان المبارک کے آخری ایام میں منعقد

ہوا اور ہمیں عید الفطر قادیان ہی میں آ گئی۔ حضرت مولوی صاحب نے ہم ادرحماں والوں کے لئے ڈھیر سارا دیسی گھی کا حلوہ تیار کروایا اور حلوہ والا سارا برتن اٹھوا کر ہمارے کمرہ میں لے آئے اور اپنے شفیق اور پیارے ہاتھوں سے پلیٹوں میں ڈال ڈال کر ہم سب کو کھلایا۔ ہم نے عرض کیا مولوی صاحب! اتنی تکلیف کیوں فرمائی ہے؟ تو آپ نے مسکرا کر فرمایا بھئی! ہم گاؤں کے لوگ عید الفطر کے روز حلوہ خوب کھاتے ہیں۔ آج وہ یاد تازہ کی ہے۔ آؤ مل کر کھاتے ہیں۔

جلسہ سالانہ کے بعد سب افراد اکا دکا واپسی کے لئے نکلتے رہے۔ دوسرے یا تیسرے دن سب سے آخری نکلنے والے فرد چوہدری محمد حیات پڑہار صاحب جب حضرت سے الوداعی سلام عرض کرنے حاضر ہوئے تو آپ نے اپنے سرہانے کے نیچے ہاتھ ڈال ک ایک روپیہ نکال کر انھیں دیا اور تاکید کی کہ یہ بہادر خان کو دینا اور کہنا کہ گھی لے کر کھائے وہ مجھے بہت کمزور دکھائی دیا تھا۔

سبحان اللہ جن کی نظر خاک کو کیمیا بنا دیتی ہے وہ اللہ والے ہی ہوتے ہیں۔ وہی بہادر خاں پرائمری پاس کرنے کے بعد خدمت دین کے لئے زندگی وقف کر کے قادیان چلا گیا اور تقسیم کے بعد درویشان میں رہ کر ساری زندگی بطور درویش قادیان میں بسر کر دی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہے۔ اس کا تعلق اہل حرفہ سے تھا۔ ان کے بزرگ کھڈی پر دیسی کپڑا بنا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی قربانی کو شرفِ قبولیت بخشا اور آج ان کی اولاد میں سے دو بیٹے ڈاکٹر ہیں اور ایک بیٹے نے بازار میں میڈیسن (فارمیسی) کی دکان بنائی ہوئی ہے اور بیٹیاں بھی گرایجویٹ ہیں۔ لاریب اللہ کے بندے کی نظر نے خاک کو یوں کیمیا بنا دیا ہے۔

هذا من فضل ربی

قارئینِ کرام! ان بزرگوں کی دلی تمناؤں اور دعاؤں کے طفیل ادرحماں گاؤں سے چند افراد آج بھی خدمتِ دین کے لئے زندگیاں وقف کر کے نظامِ جماعت اور خلیفۂ وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری میں مصروفِ عمل ہیں مثلاً برادرم اللہ بخش صادق صاحب اور مولانا محمود احمد منیب صاحب سابق مبلغ کینیا نیز مکرم کرنل دلدار احمد صاحب سیکرٹری احمدیہ مشن ہاؤس کینیڈا۔ خاکسار کا بیٹا نصیر احمد چوہدری واقف زندگی سابق مبلغ افریقہ حال ناظم تشخیص جائیداد موصیاں دفتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور چوہدری ناز احمد صاحب ناصر واقف زندگی دفتر ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن بنیادی طور پر ادرحماں سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ بستی ادرحماں سے ایسے افراد ہمیشہ پیدا کرتا رہے جو سابقون الاولون بزرگوں کی یادیں آنے والی نسلوں کے دلوں میں تا ابد محفوظ رکھے اور اُن میں بھی خدمتِ دین کی جوت جگائے رکھے۔ آمین

28 مئی کے شہدائے لاہور میں سے ایک شہید عزیز لال خاں ناصر کا تعلق بھی ادرحماں ہی سے تھا۔ بلاشبہ کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر وسپاس۔

شائد کے تیرے دل میں اتر جائے میری بات

سید سلیم احمد۔ ویسٹن ازلنگٹن۔ ٹورنٹو

وہ چند نصائح جو بچپن میں مجھے بزرگوں نے کیں احباب کے استفادہ کے لئے تحریر کر رہا ہوں۔

بچپن میں خاکسار کو بزرگوں سے آٹو گراف لینے کا بہت شوق تھا۔ ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت سر محمد ظفر اللہ صاحبؓ بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ جونہی جلسہ کی کاروائی ختم ہوئی میں بھاگ کر سڑک کے کنارے پر آ کر کھڑا ہو گیا۔ جب حضرت سر محمد ظفر اللہ صاحبؓ کی گاڑی دیکھی تو ہاتھ سے رکنے کی درخواست کی۔ ڈرائیور نے گاڑی روکی۔ آپ پچھلی سیٹ پر تشریف رکھتے تھے۔ آپ نے شیشہ نیچے کیا۔ خاکسار نے سلام عرض کرنے کے بعد آٹو گراف دینے کے لئے درخواست کی۔ آپ نے انتہائی شفقت سے فرمایا!

'آٹو گراف لینے سے بہتر ہے خود اس قابل بنو کہ لوگ تم سے آٹو گراف لیں۔'

ربوہ تعلیم کے دوران ہم چند دوست روزانہ ریلوے روڈ سے گزر کر کالج جایا کرتے تھے۔ اس روڈ پر مکرم ومحترم لئیق احمد صاحب مربی سلسلہ کا گھر تھا اور اکثر وہ ہمارے پاس سے سائیکل پر گزرا کرتے تھے۔ وہ جب بھی ہمارے پاس سے گزرتے ہمیں سلام کر کے گزرتے۔ شروع شروع میں تو ہم نے اسے محسوس نہ کیا پھر ایسا ہوتا کہ جب ہم انہیں دور سے آتا دیکھتے تو پکا ارادہ کرتے کہ آج ہم انہیں پہلے سلام کریں گے۔ مگر مجھے یاد نہیں کہ ہم کبھی اس میں کامیاب ہوئے ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجرِ عظیم عطا فرمائے کہ بغیر کچھ کہے ہماری بہترین تربیت کر دی اور ہمیں سلام کرنے کی عادت ڈال دی۔

ایک بار میں اپنے ایک بہت ہی اچھے استاد سے ملنے کے لئے گیا اور ان سے درخواست کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔ انہوں نے ایک کاغذ پر کچھ فارسی کے شعر لکھ کر دے دیئے۔ میں نے عرض کی کہ مجھے تو فارسی نہیں آتی برائے مہربانی ان کا ترجمہ بھی لکھ دیں۔ آپ نے ان کا ترجمہ بھی لکھ دیا جو مندرجہ ذیل ہے۔

'ایک واعظ اکثر رات ایک طوائف کے پاس گزارتا۔ ایک رات اس طوائف سے کہنے لگا کہ تم یہ دھندا چھوڑ کیوں نہیں دیتی۔ تو اس طوائف نے جواب دیا۔ میرا ظاہر اور باطن سب پر عیاں ہے تم بھی اسے ایک کر لو اور وہی ظاہر کرو جو تم ہو۔'

خاکسار نے جب ملازمت شروع کی تو والدِ محترم نے نصیحت فرمائی کہ تم ایک نئی جگہ جا رہے ہو۔ وہاں تم کو کوئی نہیں جانتا ہو گا مگر جماعت کو سب جانتے ہیں۔ اس لئے کوئی بھی کام کرنے سے پہلے یہ ضرور سوچ لینا کہ تمہارے کسی فعل سے جماعت بدنام نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

''آپ کافر ہیں! آپ کافر ہیں!!''

یادوں کے جھروکوں سے

پروفیسر ایم اے شائق۔ کیلگری

7 ستمبر 1974ء کا وہ دن جس دن ہمیں ذوالفقار علی بھٹو اور اس کی اسمبلی نے ''غیر مسلم'' قرار دیا تھا میں پشاور کے نزدیک پی۔اے۔ایف بڈھ بیئر کی آفیسرز میس میں رہ رہا تھا۔ اعلان کے فوراً بعد میرا ایک کورس میٹ اور گہرا دوست ونگ کمانڈر قریشی مع اپنی بیگم صاحبہ کے میرے ہاں تشریف لائے۔ گھر کے اندر داخل ہوتے ہی محترمہ بیگم قریشی نے کہنا شروع کر دیا:

''شائق بھائی! آپ کافر ہیں! آپ کافر ہیں!''

گو میری طبعیت قدرے خراب تھی۔ لیکن پھر بھی میں اُٹھا اور ان کا استقبال کیا اور پوچھا کہ ''باجی! (چونکہ وہ عمر میں مجھ سے بڑی تھیں۔ میں ان کو باجی کہتا تھا) میں کیوں کافر ہو گیا'' فوراً قدرے سخت لہجے میں بولیں کہ ''آپ نے گورنمنٹ کا اعلان نہیں سنا آپ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا ہے'' میں نے پوچھا کہ ''کیوں'' کہنے لگیں کہ ''آپ لوگوں کا کلمہ الگ ہے'' میں نے عرض کیا کہ ''نہیں باجی! ہمارا کلمہ وہی ہے جو ہر مسلمان کا ہے۔'' ''نہیں آپ لوگوں کا کلمہ وہ ہے جو اخبار میں چھپا ہے'' وہ بولیں۔ (یاد رہے کہ معاند احمدیت شورش کاشمیری نے اپنے رسالہ چٹان میں افریقہ کے ایک ملک کی احمدیہ مسجد کی ایک تصویر شائع کی تھی جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دورہ مغربی افریقہ کی تفصیلات پر مبنی ایک سونیئر "Africa Speaks" میں شائع ہوئی تھی۔ جس کی پیشانی پر کلمہ طیبہ عربی کے کوفی رسم الخط میں لکھا ہوا تھا۔ جس پر شورش نے چٹان میں لکھا کہ ''دیکھو احمدیوں کا تو کلمہ ہی الگ ہے'' اسی الزام کو بعد ازاں نوائے وقت وغیرہ نے بھی شائع کیا تھا) میں اٹھا اور الماری سے وہ رسالہ لایا جس میں وہ تصویر چھپی تھی اور کھول کر دکھائی کہ ''یہ فوٹو'' کہنے لگیں کہ ''ہاں یہی فوٹو!'' میں نے عرض کیا کہ ''باجی! یہ تو لکھا ہوا ہے: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔'' کہنے لگیں ''یہ دیکھو احمد رسول اللہ!'' میں نے پھر سے کہا کہ ''باجی یہ محمد رسول اللہ ہے'' انہوں نے پھر نہیں میں جواب دیا۔ میں نے عرض کیا کہ ''باجی! آپ عربی کی ایم۔اے ہیں میں تو صرف قرآن پڑھا ہوں۔ اگر آج آپ اس لفظ کو احمد ثابت کر دیں تو پھر خدا کی قسم میں احمدیت کو چھوڑ دوں گا اور اگر میں اس لفظ کو محمدؐ ثابت کر دوں تو پھر آپ کو احمدیت قبول کرنی ہوگی'' کہنے لگیں کہ ''ٹھیک ہے'' میں نے کہا یہ خطاطی کا طرز تحریر ہے۔ محمدؐ کی 'م' کو کھینچ کر اوپر لے جایا گیا ہے اور پھر نیچے 'ح' سے ملایا گیا ہے (میرے دماغ میں کشفاً خیال آیا) اور پھر 'م' سے اور 'د' سے ملایا گیا ہے۔ دوسرے 'الف' تو 'ح' سے مل ہی نہیں سکتا تو احمد کیسے ہو گیا۔ الف الگ اور حمد الگ۔

محترمہ کے دل میں بات تو سمجھ میں آ گئی کہ میں نے ٹھیک کہا ہے لیکن پھر بھی کہا کہ ''آپ کافر ہیں! آپ کافر ہیں!'' اور دونوں میاں بیوی اٹھ کر چل دیئے۔ جب دروازے پر پہنچے تو میں نے کہا کہ ٹھہریں! میں تین دفعہ کلمہ طیبہ پڑھوں گا۔ پھر کہیں کہ میں کیا ہوں؟ اور میں نے تین دفعہ کلمہ طیبہ پڑھا اور سوالی بن کے ان کی طرف دیکھا۔ اُنہوں نے پھر بھی کہا کہ ''آپ کافر ہیں! آپ کافر ہیں!''

میں نے کہا کہ ''اب آپ جانیں اور آپ کا خدا جانے'' اور وہ دونوں اٹھ کر چلے گئے۔ لیکن خدا تو اوپر سن رہا تھا۔ ابھی چھ ماہ نہیں گذرے تھے کہ اس کے میاں نے اس کو طلاق دے دی۔ وہ اپنے گھر کے سامنے سڑک پر لیٹ کر چیختی چلاتی رہی لیکن کسی نے اس کی مدد نہ کی۔ بعد میں سنا کہ چھ ماہ بعد وہ فوت ہو گئی تھی۔

نحن انصار اللہ میں اشتہار دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیں

For information please

e-mail nahnuansar@gmail.com

or call 416-846-2524

ایک مقدمہ۔۔۔ توہین رسالت

محمد محسن چوہان۔ میپل

پچھلے دنوں پاکستان جانا ہوا۔ ایک وکیل صاحب نے راولپنڈی کی ایک عدالت میں ایک مقدمہ توہین رسالت کا ذکر کیا۔ وہ صاحب اپنے لاء آفس میں بیٹھے تھے۔ کہ ایک سینئر نے انہیں وکالت نامہ پر دستخط کرنے کے لئے کہا۔ انہوں نے جب حقائق پڑھے۔ تو کچھ یوں تھے۔ کہ ایک چائے کی دکان یا ہوٹل میں ایک شیعہ ملنگ بیٹھا تھا۔ اس چائے کی دکان پر ایک ریٹائرڈ فوجی دودھ سپلائی کرتا تھا۔ ان دونوں کی آپس میں تُو تُو میں میں ہوگئی۔ ملنگ کا کہنا تھا کہ ریٹائرڈ فوجی نے حضرت علیؓ کی شان میں گستاخی کی ہے۔ قصہ مختصر بعد میں معاملہ ایک طرح ختم ہوگیا۔

ایک کونسلر صاحب جو کہ دیوبندی عقیدہ سے تعلق رکھتے تھے کو جب واقعہ کا پتہ چلا۔ تو اس نے ان دونوں کے خلاف توہین رسالت کا پرچہ درجہ کروا دیا۔ وکیل صاحب نے بتایا کہ عدالت میں پیشی کے وقت کچھ مولوی حضرات آئے۔ کہ یہ توہین رسالت کا مقدمہ ہے۔ عدالت میں پوری شان کے ساتھ پیش ہوں گے کہ یہ توہین رسالت کا مقدمہ ہے۔ جج کی جرأت نہیں ہے کہ ملزمان کی ضمانت لے سکے۔

کونسلر صاحب جو کہ اس مقدمہ کے مدعی تھے۔ انہوں نے وکیل صاحب کو کہا کہ میں نے یہ مقدمہ صرف اور صرف اس نیت سے کیا ہے کہ روزِ محشر اگر میرے نامۂ اعمال میں کچھ نہیں ہوگا تو یہ ایف۔ آئی۔ آر میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کردوں گا۔ کہ میرے نامۂ اعمال میں یہ ایف۔ آئی۔ آر جو کہ میں نے ناموس رسالت کے تحفظ کی نیت سے کروائی تھی۔ (اگرچہ وہ ایف۔ آئی۔ آر بھی جھوٹی تھی)

وکیل صاحب نے بتایا کہ ان کے دفتر نے ان کو شہادت سے قبل شہادت کی تیاری کے لئے کہا کہ گواہان نے عدالت میں کیا بیان دینا ہے۔ تو وکیل صاحب نے کہا کہ جناب اس میں تیاری کی کیا ضرورت ہے۔ جو سچی سیدھی بات ہے وہ یہ عدالت میں بیان دے دیں۔ مقدمہ کی ساری کارروائی، گواہان کے بیانات اور ان پر جرح کے بعد اللہ تعالیٰ کی شان کہ کہاں تو مولوی صاحبان یہ کہتے تھے کہ جج کی جرأت نہیں ہے کہ وہ توہین رسالت کے ملزمان کی ضمانت لے سکے اور کہاں یہ کہ جج صاحب نے یہ دیکھا کہ مقدمہ جھوٹا ہے۔ انہوں نے ملزمان کو بری کر دیا۔ یقیناً جج اس لائق ہے۔ کہ اس کی عظمت کو سلام کیا جائے۔

اس مقدمہ کے فیصلہ کے بعد مدعی اور مولوی صاحبان کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہوا۔ کہ فیصلہ ان کی مرضی کے مطابق نہ تھا۔ اور بالآخر انہوں نے دونوں ملزمان ملنگ اور ریٹائرڈ فوجی کو قتل کر دیا۔ کہ ان کے نزدیک توہین رسالت (بیشک جھوٹ ہی سہی) کے ملزمان کا یہی انجام ہونا چاہیئے۔

اب سوال یہ کہ ان قاتلوں کا کیا بنا؟ تو یقیناً جو سابق گورنر سلمان تاثیر کے قاتل کا بنا وہی ان کے ساتھ بھی ہوا ہوگا۔ اس سارے مقدمہ کو پڑھنے کے بعد فیصلہ آپ خود کریں کہ توہین رسالت کے مرتکب دونوں نامزد ملزمان ہوئے یا جج ہوا۔ جس نے مقدمہ کو جھوٹا سمجھتے ہوئے ملزمان کو بری کر دیا۔ یا مدعی کونسلر ہوا۔ جس نے جھوٹا مقدمہ درج کروایا۔ یا مولوی صاحبان ہوئے جنہوں نے مقدمہ کی پیروی کی۔ یا ان بری شدہ ملزمان جن پر الزام ثابت ہی نہیں ہوسکا۔ یا وہ جنہوں نے عدالت سے پسند کا فیصلہ نہ ہونے کے بعد خود اپنا فیصلہ نافذ کر دیا؟

تصحیح

نحن انصار اللہ کے گذشتہ شمارے میں صفحہ ۷ پر محترم ہادی علی چوہدری صاحب کی تقریر کے حوالے سے درج ذیل فقرہ سہواً غلط لکھا گیا تھا۔

’’حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ ہماری روحانیت کے لیئے بیحد ضروری ہے کہ کھانا بھوک رکھ کر کھایا جائے‘‘ قارئین کرام اس فقرہ کو اس طرح پڑھیں ’’حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ ہماری روحانیت کے لیئے بیحد ضروری ہے کہ کھانا بھوک رکھ کر کھایا جائے‘‘

ادارہ اس غلطی پر محترم ہادی علی چوہدری صاحب اور قارئین سے دلی معذرت خواہ ہے۔

مجلس انصار اللہ کچنر، واٹرلو کا پہلا سالانہ اجتماع

بفضل تعالیٰ مجلس انصار اللہ کچنر، واٹرلو کو اپنا پہلا سالانہ اجتماع مورخہ 29 اپریل 2012ء کو بیت الکریم کیمبرج میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا شفقت محمود صاحب نے از راہِ شفقت اس بابرکت پروگرام میں شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا۔ محترم ناصر کھوکھر صاحب نے قرآن کریم کی آیات اور ان کا اردو اور انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد انصار بھائیوں نے کھڑے ہو کر محترم شفیق علی خان صاحب کے ساتھ انصار اللہ کا عہد دوہرایا۔ محترم خالد ممتاز صاحب نے دُرِثمین سے حضرت مسیحِ موعودؑ کا کلام پیش کیا جس کا انگلش ترجمہ محترم عبدالاسلام شیخ صاحب نے پیش کیا۔

زعیم مجلس محترم ناصر کھوکھر صاحب نے اپنے سپاسنامے میں ٹورنٹو سے تشریف لانے والے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد مربی سلسلہ محترم سلمان شیخ صاحب نے حاضرین اجتماع سے خطاب کیا۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب انصار اللہ نے حاضرین سے خطاب کیا۔ محترم شفیق علی خان صاحب نے صفتِ الٰہی کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مجلسِ شوریٰ کے نمائندگان کا انتخاب ہوا۔ بعد ازاں انصار نے ایک کھلی بات چیت (Open discussion) میں حصہ لیا۔ پروگرام کے آخر پر صدر صاحب انصار اللہ نے حاضرین میں انعامات تقسیم کئے۔

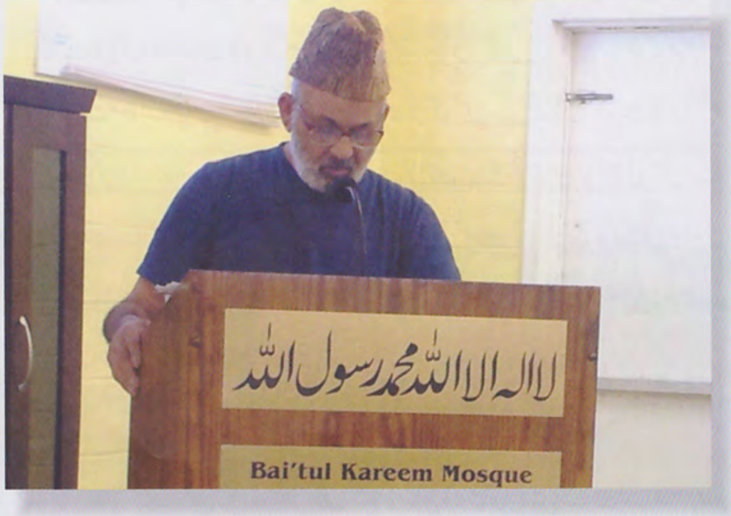

بقیہ از برکاتِ خلافت!

اور اسی فیصلہ کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی ''کلب یموت علی کلب '' یعنی وہ کتا ہے اور کتے کے عدد (باون) پر مرے گا۔ لہٰذا خدا نے اِس سے بڑے ظالم ضیاء الحق کو اِس پر مسلط کیا جس نے اُسے باون سال کی عمر میں پھانسی چڑھا کر گویا اِس پیشگوئی کی صداقت کو روزِ روشن کی طرح ثابت کیا۔ یوں اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کے خوف کو پھر امن میں بدل دیا۔

پھر خلافتِ رابعہ کا دور آیا۔ 1984ء میں ضیاء الحق فرعون کی شکل میں ظاہر ہوا۔ اُس نے جماعت کو کینسر قرار دے کر خلیفہ برحق کو شہید کرنے کی ناکام کوشش کی۔ بھٹو بھی ظالم تھا مگر اللہ تعالیٰ نے پاکستان کے ظالم ترین ڈکٹیٹر ضیاء الحق کو اُس پر مسلّط کر کے اُس کو سزا دلوائی۔ لیکن ضیاء الحق اتنا بڑا ظالم انسان تھا کہ پاکستان میں اُس وقت اس سے بڑا ظالم انسان تھا ہی نہیں۔ لہٰذا اُس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قہری تجلی سے ہلاک اور جماعت کے خوف کو پھر امن میں بدل دیا۔

2003ء کے شروع میں حضرت خلیفہ رابع ؒ کی اچانک وفات نے جماعت کو ہلا کر رکھ دیا۔ دشمنوں نے اعلان کیا کہ جنازہ کو پاکستان دفن نہیں ہونے دیں گے اور نہ ہی خلافت کا انتخاب ہونے دیں گے مگر جس کو خدا نے خلیفہ خامس بنانا تھا وہ بھی وہاں سے فرشتوں کے سایہ میں نکل آیا۔ انتخابِ خلافت کا نظارہ تمام دنیا نے ایم ٹی اے پر دیکھا اور جانے والے مبارک وجود ؒ کے جنازے کا شاہی جلوس بھی تمام دنیا نے دیکھ لیا اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ایک بار پھر پوری شان سے پورا ہوا۔ الحمدللہ۔

آج کل پھر پاکستان میں بدقماش ملاؤں، خود غرض سیاست دانوں، قلم فروش صحافیوں، فتنہ پرواز ٹی وی اینکروں اور بعض کرپٹ حکومتی عہدیداروں کی ملی بھگت سے احمدیوں کے خلاف سادہ لوح عوام کالانعام کو احمدیوں کے خلاف من گھڑت و جھوٹی تہمات کے ذریعہ بھڑکانے اور یوں لوگوں کی توجہ اصل مسائل سے ہٹانے کی مبیّنہ سازشیں کی جا رہی ہیں۔ کبھی بلال مرزا نامی نیم پاگل شخص کو خلیفۃ المسیح الثالث ؒ کا جعلی بیٹا بنا کر اور پٹیوں میں لپیٹ کر ٹی وی پر پیش کیا جاتا ہے۔ کبھی ایک وفاقی وزیر کی طرف سے اُس پر لگے کرپشن کے سنگین الزامات کو 'احمدیوں کی سازش' کا نام دے کر عوام کو گمراہ کرنے کی بھونڈی کوشش کی جاتی ہے۔ جبکہ مفسد ملاؤں کو ''ختمِ نبوّت'' کے نام پر آئے روز کانفرنسیں منعقد کر کے ملاؤں کو احمدیوں کے خلاف نفرت اور اشتعال پھیلانے کی کھلی چھوٹ دے دی گئی ہے۔ احمدیہ مساجد کی پیشانیوں سے کلمہ طیبہ مٹانے کی ناپاک جسارتوں کے ساتھ ساتھ احمدیہ مساجد پر قبضہ، وفات پا جانے والے

احمدیوں کی قبرستانوں میں تدفین میں مزاحمت یا دفن شدہ نعشوں کی قبر کشائی اور بیحرمتی نیز اِس سال کے آغاز سے تا دمِ تحریر تقریباً ایک درجن احمدیوں کو شہید کیا جا چکا ہے۔ تاہم مکفّرین و معاندین احمدیت یاد رکھیں کہ احمدیوں کا ایک مولیٰ ہے اور وہ مولیٰ خدا تعالیٰ کا قہار وجود ہے۔ جس نے پہلے بھی احمدیوں کی حفاظت فرمائی ہے اور آج اور اِنشاللہ آئندہ بھی ظالمین اسکی قہری تجلّی کا شکار ہو کر عبرت کا نشانہ بنتے رہیں گے۔

بقیہ از اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت!

ان کی قومی، ملی، ملکی اور اسلامی خدمات کے حوالے سے صرف اتنا عرض کر سکتا ہوں کہ اپنے تو چھوڑیں جب وہ عرب دنیا کے مسائل پر بھی کہ جیسے مسئلہ فلسطین، اقوام متحدہ کے اجلاسوں میں بولا کرتے تھے تو دنیا بھر کے وفود اور ان کے سربراہوں پر سکتہ طاری ہو جاتا تھا اور عرب عمائدین و شرکاء کی گردنیں جھوم جھوم کر تھک جایا کرتی تھیں کہ یہ تھا ان کا مقام اور ان کی شان کہ جو میرا مولائے ''بخشن ہار'' ہر کسی ایرے غیرے کو نہیں بخشتا۔ یہ نصیبوں کی بات ہے۔ جہاں تک ملکی، ملی اور قومی خدمات کا تعلق ہے تو بس اتنا ہی کہنا کافی سمجھتا ہوں کہ وہ حضرت قائدِ اعظم ؒ کے ایک معتمد ساتھی تھے۔ چودھری صاحب مرحوم و مغفور نے مطالبہ و قیامِ پاکستان کی بھرپور حمایت کی کہ جس کے نتیجہ میں حضرت قائداعظم ؒ نے ان کو وزارتِ خارجہ جیسے اہم منصب سے نوازہ۔ میری نوجوان پاکستانی نسل سے درخواست ہے کہ خدارا! تعصب کی اندھی پٹی کو اپنی آنکھوں پر بالکل نہ باندھیں اور اپنی آستین کے سانپوں اور منہ کالی بھیڑوں سے خبردار رہیں۔ یہ ملک پاکستان تب بنا تھا جب ہم سب سو فیصد یک جان اور متحد تھے اور یہی اس کی بقاءِ دائمی کا راز ہے وگرنہ ۔

'' نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے غافل مسلمانو
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں''

بالکل آخر میں قارئین کہ آسمان جملہ قائدین تحریک پاکستان بشمول چودھری سر محمد ظفراللہ خان مرحوم و مغفور کی لحدوں پر شبنم افشانی کرے۔ آمین ثم آمین۔

خدا حافظ: قائدِ اعظم زندہ باد ۔ پاکستان پائندہ باد

احقر و خیر اندیش، بیگ حسن اختر۔ (مسی ساگا)

(منقول از:۔ مجلہ ''نحن انصار اللہ'' کینیڈا۔ اپریل تا ستمبر 2005ء صفحہ 42 تا 43)

KASHLAW PROFESSIONAL CORPORATION

BARRISTER, SOLICITOR & NOTARY PUBLIC

KHALID SHEIKH

B.COM., MC (JAPAN),/FCCA (UK), CPA (USA), FCA, CGA, LLB

5805 Whittle Road, Unit #105
Mississauga, ON L4Z 2J9
Tel: 905-267-2195
Fax: 905-267-2189
E-mail: kashlaw@gmail.com

1111 Albion Road, Suite G1
Toronto, ON M9V 1A9
Tel: 416-741-4447
www.kashlaweroffice.com
Fax: 416-741-5271

Muhammad Nasrullah, CGA

Certified General Accountant

2365 Finch Ave West Unit 206A
North York ON
M9M 2W8

Tel: 416 748 0817
Fax: 416 748 6814
E-mail: nasrullahcga@gmail.com

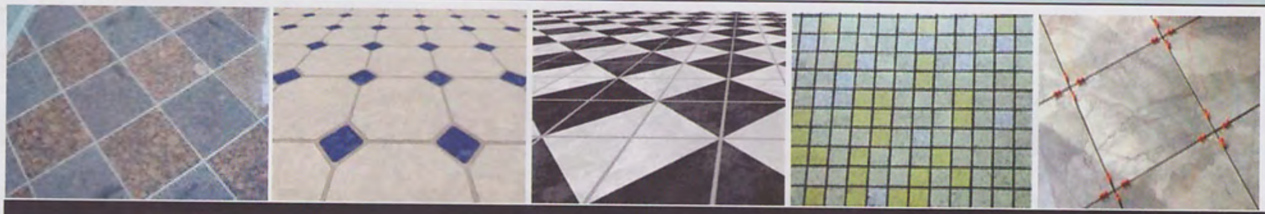

گھر یا دفتر کارپٹ اور فلورنگ کے لئے ایک ہی قابل اعتماد نام

FLOORING OUTLET STORE

Carpet, Ceramic Tiles, Hardwood, Laminate & Marble

Iftikhar A.Choudry M.B.A

2642 Liruma Road Mississauga, ON (Dundas + Glenerine) **L5K 1Z1**

Tel:(647) 298-7073

'Try us before YOU Buy or Sell'

'Love for All, Hatred for None'

AutoDen

Buy & Sell Automotive

Financing & Leasing Available

Quality Used Cars, Vans & Trucks

Phone: (905) 857-7266 / (416) 628-7050
Fax: (905) 857-6259 / (416) 628-7051
Email: mubarizw@hotmail.com

12544 Hwy #50, Bolton ON L7E 1M4

Mubariz Warraich
Sales Manager
647-280-7431

www.AutoDenOnline.com

WHAT IS TAHRĪK JADĪD?

It is a divine Tahrīk announced by Hadhrat Khalifatul Masih II[ra] in 1934.

It is a refined drink to purify your soul and heart as described by The Holy Qur'an.

It is a divine light descended upon Hadhrat Muhammad Mustafa[sa], more than fourteen hundred years ago and was not available to this universe ever before.

Hudhur[ra] says, I am announcing this Tahrik purely by the guidance of God Almighty to safeguard Islam and Ahmadiyyat, while enemies are planning to eliminate His name from this universe. [Friday Sermon 13 December, 1935]

It is a challenge for Ahmadiyya Muslim Jama`āt to prepare themselves for the tough times coming ahead , for spreading divine light of the Holy Qur'an and existence of God Almighty worldwide.

Our destination is too far and our job is too tough so don't relax. Be ready to fight against evils with the help of the Holy Qur'an. [Al-Fadl 2 August, 1938]

Indeed it is a big responsibility which has been put on every Ahmadi's shoulder to accomplish this divine task worldwide.

تحریکِ جدید

TAHRĪK JADĪD

***Phone:** 905.417.1800*
***Fax** : 905.417.1007*
tahrikjadid@ansar.ca

Baitul Ansar
100 Ahmadiyya Ave
Maple, Ontario L6A 3A4
CANADA
WWW.AHMADIYYA.CA
NATIONAL MAJLIS ANSAR ULLAH CANADA

DEMANDS OF TAHRĪK JADĪD

- *Lead a Simple Life.*
- *Participate in spreading the message of Islam worldwide.*
- *Dedicate leave period for the service of Jama`āt.*
- *Dedicate your lives to serve Islam.*
- *Dedicate seasonal vacation for the service of Jama`āt .*
- *Offer your children for life time Waqf.*
- *Retirees to offer themselves for the service of Jama`āt .*
- *Dedicate part of your income and property.*
- *Influential and learned Ahmadis should give lectures.*
- *Prepare rebuttal of adverse propaganda.*
- *Seek advice from the Jama`āt when deciding about higher education and future of your children.*
- *Tahrīk Jadīd to establish a permanent reserve fund.*
- *Develop the habit of working with your own hands.*
- *Jobless persons should not hesitate to take up even petty jobs.*
- *Promote Islamic culture.*
- *Promote honesty in the society.*
- *Protect Women's rights.*
- *Keep the paths clean.*
- *Offer special prayers in order to succeed in these undertakings.*

[Introduction to Financial Sacrifice, 2005 Edition, Pg.111]

مطالباتِ تحریکِ جدید:

- سادہ زندگی کو رواج دیں۔
- پوری دنیا میں اسلام کے پیغام کو پھیلانے میں شامل ہوں۔
- چھٹیوں کے دوران جماعت کی خدمت کا کام کریں۔
- اپنی زندگی کو اسلام کی خدمت کے لئے پیش کریں۔
- موسمی چھٹیوں میں اسلام کی خدمت کا کام کریں۔
- اپنے بچوں کو واقفِ زندگی بنائیں۔
- ریٹائرڈ حضرات اپنے آپ کو جماعت کی خدمت کے لئے پیش کریں۔
- اپنی آمدن اور ملکیت کا کچھ حصّہ پیش کریں۔
- با اثر اور پڑھے لکھے لوگ لیکچر دیں۔
- جماعت کے خلاف پروپیگنڈا کا جواب دیں۔
- اپنے بچوں کی اعلیٰ تعلیم کے سلسلہ میں جماعت سے مشورہ لیں۔
- تحریکِ جدید کا فنڈ ہمیشہ کے لئے قائم کیا جائے۔
- اپنے کام اپنے ہاتھوں سے کرنے کی عادت ڈالیں۔
- بے روزگار حضرات معمولی سے معمولی ملازمت کرنے میں گریز نہ کریں۔
- اسلامی روایات کو فروغ دیں۔
- معاشرے میں ایمان داری کو فروغ دیں۔
- عورتوں کے حقوق کا خیال رکھیں۔
- راستوں کو صاف رکھیں۔
- جو وعدہ جات کئے جارہے ہیں ان کی کامیابی کے لئے خصوصی دعائیں کریں۔

(مالی قربانی ایک تعارف صفحہ 108)

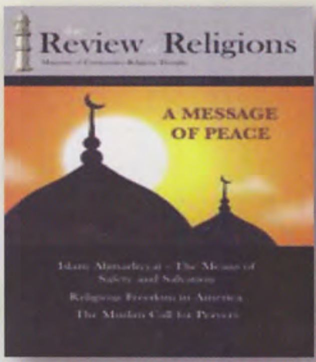

http://www.alislam.org/urdu/pdf/TJ-Vol1.pdf
http://www.alislam.org/urdu/pdf/TJ-Vol2.pdf
http://www.alislam.org/urdu/pdf/TJ-Vol3.pdf

تحریکِ جدید کیا ہے؟

یہ ایک الٰہی تحریک ہے جس کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؓ نے ۱۹۳۴ء میں فرمایا تھا۔

یہ ایک نہایت عمدہ مشروب ہے جو کہ آپ کی روح اور دل کو پاکیزہ کرے گا جس طرح کہ قرآن مجید چاہتا ہے۔

یہ ایک الٰہی نور ہے جو کہ چودہ سو سال سے بھی پہلے حضرت محمد مصطفیٰؐ پر اتارا گیا مگر یہ نور اس قرۂ ارض پر اس سے پہلے کبھی میسر نہیں تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں، میں اس تحریک کا اعلان محض خدا تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کر کے کر رہا ہوں تا کہ اسلام اور احمدیت کی حفاظت کی جاسکے۔ جبکہ دشمن اس کا نام و نشان اس صفحۂ ہستی سے مٹانا چاہتے ہیں۔ (خطبہ جمعہ 13 دسمبر 1935)

جماعت احمدیہ کے لیے یہ ایک امتحان کا وقت ہے کہ وہ اپنے آپ کو آئندہ آنے والے بُرے سے بُرے وقت کے لئے تیار کرے تا کہ یہ نور پوری دنیا میں پھیلایا جا سکے اور خدا تعالیٰ کی ہستی کو ثابت کیا جائے۔

ہماری منزل بہت دور اور کام بہت مشکل ہے۔ لہٰذا سست مت ہوں۔ شیطان کے ساتھ جنگ کے لیے تیار ہو جائیں۔ مگر قرآن کی مشعل تھامے ہوئے۔ (الفضل 2 اگست 1938)

واقعتاً یہ ایک نہایت بھاری ذمہ داری ہے جو کہ ہر ایک احمدی کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے تا کہ یہ الٰہی کام پوری دنیا میں مکمل ہو سکے۔

HOMELIFE
HIGHER STANDARDS

Serious About Buying ....
Serious About Selling

FREE Home Evaluation	1% Commission Plan	0% Down*	5% Cash Back*	2.2% Mortgage Rate

We Deal With All Types of Real Estate and Mortgages

Abid Maqsood
BROKER

Direct: **416.893.2904**

Office: **416.740.4000**

Fax: (416) 740-8314
amaqsood@trebnet.com

Home Life Superstars
Real Estate Limited-Brokerage
Independently Owned & Operated

23 Westmore Dr, Unit 102
Toronto, ON M9V 3Y7

Some Conditions Apply*

REALTOR® MLS MULTIPLE LISTING SERVICE

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا
(25:75)

Our Lord, grant us of our spouses and children the delight of our eyes and make us a model for the righteous (25:75)

اے ہمارے ربّ۔ ہمارے جیون ساتھیوں کو اور ہماری اولاد کو ہمارے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک بنا اور ہمیں متقیوں کے لیے رہنما بنا۔
(الفرقان۔۷۵)

LOOKING FOR RISHTA?
WE CAN HELP

کیا آپ رشتہ کی تلاش میں ہیں؟
شعبہ رشتہ ناطہ آپکی مدد کرسکتا ہے۔
آج ہی رشتہ ناطہ کی ویب سائیٹ پر اپنے کوائف کا اندراج کریں

DEPARTMENT OF RISHTA NATA IS HERE TO HELP YOU FIND A SUITABLE MATCH. CONTACT US OR VISIT OUR WEB SITE TO SUBMIT YOUR APPLICATION.

OUR WEB SITE IS:

- **SIMPLE**
- **SECURE**
- **CONFIDENTIAL**

FOR MORE INFORMATION PLEASE CONTACT US.

Email: info@rishtanata.ca **1-8555-RISHTA (747482)**

VISIT US AT

WWW.RISHTANATA.ca

NATIONAL DEPARTMENT OF RISHTA NATA **JAMA'AT AHMADIYYA CANADA**

Jamnik Graphics

Digital & Offset Printing

41 Courtland Ave., Unit 7
Concord ON L4K 3T3
info@jamnikgraphics.com | jamnikprint@gmail.com
www.jamnikgraphics.com
Tel: 416.508.7855 | 905.669.1116 | Fax: 905.669.2838

10th Anniversary

Special OFFER

5000
*** Business Cards**
14 Pt. Gloss Stock
$135.99

1000
*** Business Cards**
14 Pt. Gloss Stock
$45.00

5000
*** Flyers/Brochures**
$395.00

5000
*** Postcards**
(4"x6")
$225.00

*3 to 5 Days Turnaround

- Flyers
- Postcards
- Brochures
- Signs
- Posters/Banners
- Business Cards
- Letterheads
- Envelopes
- Invoices
- NCR
- Magazines
- Magnets
- Laser Cheques
- Laser Labels (Any Size)
- Wedding Cards
- Promotional Items
- Self-Ink Stamps

We take pride in our quality & service

VISA MasterCard
we accept Visa & Mastercard

National Majlis-e-Amila Ansarullah Canada with Hudur-e-Anwar aba

Naib Qaideen and Regional Nazimeen Majlis Ansarullah Canada with Hudur-e-Anwar aba

MAJLIS ANSARULLAH CANADA

HOLY QURAN

STOP

GTA Central Region Holds Annual Ijtima`

Javid Iqbal Butt
Nazim GTA Central

GTA Central Region held it's Annual Ijtima` on June 17, 2012 at Rowntree Park Toronto. Registration of the ijtima began at 10 am, Naib Sadar Ansarullah Syed Tariq Shah Sahib along-with Regional Amir Mohtram Hafeez Ullah Sahib presided over the opening session. After the opening session, Sports competitions were held. Ansar brothers took part in various games like,Volleyball, Musical chair, Arm Wrestling, Observation and Memory test and Message Relay. After the Sports competitions Ansar settled for lunch and Namaz-e- Zuhr and Asr. After the break, Educational Competitions started. Mohtram Rashid Yahya Sahib, Asif Khan Sb, and Sohail Saqib Sb, Murabian-e- Silsila performed the duties of judges for these competitions. After the cempetitions prize distribution ceremony was held, Mohtram Rashid Yahya Sahib distributed prizes among the winners of Sports and Educational cometitions.

Javid Butt Sahib, thanked all the members, Judges and Guests for coming to the Ijtima`. This blessed Ijtima` ended around 5:30 p.m. with silent prayers.

G.	Table tennis Under 55 Competition
First:	Imtiaz H. Khursheed, Markham

Basket Ball 3-Pointer Throw

First:	Osman Sheikh, Markham
Second:	Naseem Ahmad, Scarborough

I.	Pegham Rasaani Conducted By Mehmood Ahmed malik	
First:	Himayat H. Masood, Sacrborough	
"	M. Shafiq	"
"	Zahid Anwar	"
"	Naseer Hmmed	"
Second:	Munawwar Ahmed, Markham	
"	Sami Ashraf	"
"	Arshad Ch.	"
"	Naveed Khan	"

J.	Observation Competition conducted By Amir Zahoor & Waseem A.
First:	M. Shafiq, Scarborouh
Second:	Naveed A Khan, Markham

National Sadar Ansarullah Respected Mr. Sahfqat Mehmood saheb came with Mr. Anis Sohail Saheb (the Qaa'id-e- Amumi), Mr. Khwajah Imtiaz Saheb, and the National Qaa'id Isha'at , to attend the last session of regional Ijtima`. The National Sadar Ansarullah distributed rizes along with Is'haq Sajid Saheb the Regional Nazim GTA east, Mr. Amir zahoor the Za'eem Ansarullah Scarborough and Mr. Himayat Hussain Masood Naa'ib Nazim Umumi GTA Region.

The National Sadar Mr Shafqat Mahmood Sahib addressed the Ijtima` session.

Mr. Ishaq Sajid Nazim GTA East Region said a few words of gratitude to the participants. He mentioned that by the grace of God the total attendance was 90 Ansar which was a record attendance for a regional Ijtima`.

Scarborough:	44 Ansar
Markham	17 Ansar
Durham	17 Ansar
Toronto East	12 Ansar

A ninety two years old Ansar Mr Mehmood Alam of Scarborough attended the program was appreciated by the Regional Nazim Mr. Ishaq Sajid saheb. Scarborough was announced the best attendance that is more than 50 %.

Markham Jamaa'at was also awarded for the best preparation of the monthly reports.

At 5:15 the Ijtima was concluded with a silent prayer lead by the National Sadar Ansarullh. Shafqat Mahmood Sahib.

Annual Ijtima` of Majlis Ansarullah GTA East Region

Himayat Hussain Masood
Naib Nazim Umumi (GTA East Region)

Annual Ijtema of Majlis Ansarullah GTA East was held on Sunday June 17, 2012 at Bait-ul- Affiat Mosque Scarborough. Registration started at 10.30 AM and first session at 11.00 AM. Program Started with Tilawat from the Holy Quran by Mirza Mujtba Sahib. Naib Sadar Rafiq Qamer Sahib lead the Pledge. Opening Address was delivered by Murrabi-e-Silsala Mohammad Ashraf Sahib. Education competition were conducted by Himayat H. Masood Sahib. (Naib Nazim Umumi). Tilawat, Nazam, Urdu Speeches, English Speeches and Hif'z-e- Quraan competition were held.

Results are:

A. Tilawat Competition
First: Arshad Ali Ch., Markham
Second: Dr. Siddique Ahmed, Durham
Second: M. Naseer Qureshi, Durham

B. Nazam Competition
First: Sami Ashraf, Markham
Second: Arshad Ali Ch., Markham

C. Urdu Speech
First: M. Shafiq Khan, Scarborough
Second: Baber Nabi Ahmad, Toronto East

D. English Speech
First: M. Shafiq Khan, Scarborough
Second: Dr. Siddique Ahmed, Markham

E. Hifz-e-Quraan Competiotion
First: M. Ashraf Sami, Markham
Second: Abdurrazzaq, Markham

Salat Zuhar and Asser were combined before lunch After Lunch sports started and Conducted by Imtiaz Hussan Khursheed & Modood Qureshi.

A. Walk Competition
First: Baber Nabi Ahmad, Toronto East
Second: Sanaullah, Scarborough

B. Race Competition
First: Baber Nabi Ahmad, Toronto East
Second Munawwar Ahmad, Markham

C. Hot Potato Competition
First: M. Shafiq Ahmad, Sacrborough
Second: Munwar Ahmad, Markham

D. Arm Wrestling Over 55 Competition
First: Nasim Sarfraz, Markham
Second: Himayat Masood, Scarborough

E. Arm wrestling Under 55 Competition
First: Sanaullah A. Mand, Scarborough
Second: Abdul Waheed, Toronto East
Second: Amir Zahoor, Toronto East

F. Table Tennis Over 55 Competition
First: Himayat H. Masood, Scarborough
Second: Malik saleem, Scarborough
Second: Arshad Ch., Markham

100 Meter race:
1st: Dr. Laeeq Tahir
2nd: Dr. Umar Haider

Dr. Umer Haider's winning shot

Basketball
1st: Dr. Laeeq Tahir
2nd: Dr. Umar Haider

After offering combined Zuhr and Asr prayers, Shura elections were held. In the closing session, Respected Mukarram Nazeer Sahib congratulated all participants on holding a successful Ijtima` which, as mentioned earlier, holds a historical value. The program ended with Silent Prayers.

Desirous of obtaining additional blessings from the auspicious occasion of Ijtima`, Majlis AnsarUllah Halifax decided to commence two initiatives. One was planting of a tree and second was initiation of Focus on Islam series.

Tree planting by Mukarram Nazir sahib

The tree was kindly donated by long term resident of Atlantic Canada, Respected Dr. Khalifa sahib, who has been a resident of Sydney for over 40 years. This tree was planted in Dr. Laeeq Tahir Sahib's house in Moncton as a token of appreciation for Allah's blessings.

Secondly, as part of our efforts to initiate Tabligh activities owned by Majlis AnsarUllah, first in series of lectures focusing on Islam, were delivered at the Moncton Public Library. This lecture was delivered by khaksar. Majlis AnsarUllah Halifax has pledged deliverance of 12 lectures in its area, to be completed by April 2013; coinciding with commencement of National Majlis-e-Shura, Insha'Allah.

Respected Sadr Sahib, your prayers and guidance is humbly requested as we begin our path towards formation of a strong Majlis.

With request for prayers,

Wasalam

Fazal Masood Malik
Zaeem AnsarUllah, Halifax
June 2012

Tabligh meeting

First Ijtima` of Majlis Halifax

By the Grace of Allah, first AnsarUllah Ijtema for Majlis Halifax was held in Moncton on June 16th, 2012. Majlis AnsarUllah Halifax was formed in April of 2012 and spans over three provinces namely Prince Edward Island, Nova Scotia and New Brunswick.

From right to left : Abdul Razzaq Qureshi, Dr. Laeeq Tahir, Mukarram Nazir, Fazal Masood Malik, Shehzer Tahir, Dr. Umer Haider, Imran Jat

The program started at 11:15am with the recitation of the Holy Qurán. Chapter 64:11-15 were recited by Abdul Razzaq sahib. The representative from Markaz, Respected Mukarram Nazir sahib led the pledge which was followed by recitation of a poem by Dr. Laeeq Tahir sahib. Respected Mukarram Nazir sahib welcomed the audience to the first AnsarUllah ijtema. During his opening speech, he mentioned the historical importance of the event as it was first of its type for AnsarUllah Halifax. He echoed the message of our beloved Aqa, Syedna Khalifatul Masih the Vth that if we want our children to remain attached to Khilafat, we will have to lead them by example. One cannot expect a child to pray five times without themselves taking the lead. The educational competitions were held after the opening speech. By the grace of Allah, 94% of the Ansarullah participants took part in all the competitions.

Tilawat:
1st: Abdul Razzaq Qureshi
2nd: Dr. Umar Haider

Nazm
1st: Abdul Razzaq Qureshi
2nd: Dr. Laeeq Tahir

Tea time!!

English Speech:
1st: Dr. Umar Haider
2nd: Abdul Razzaq Qureshi

Urdu:
1st: Fazal Masood Malik
2nd: Abdul Razzaq Qureshi

After a break, where refreshments were served, the Ijtema reconvened with Sports competitions. Following are the results of the two competitions that were held.

Regional Ijtima` BC Region

British Columbia region held its regional Ijtima` on June 3, 2012 at Sunbury Community Hall, Delta BC. 98 Ansar participated in this blessed event. The inaugural session of the Ijtima` started at 11:15 AM. Naib Sadar Majlis Ansarullah Canada, Syed Tariq Shah Sahib, was the chief guest and presided over the session. Regional Amir Mukaram Aslam Shad Sahib and Murabi Incharge Mohtram Khalil Mubashir Sahib also graced the occasion. Nazim BC region Mahboob Baqa Puri Sahib presented the welcome address. Syed Tariq Shah Sahib conveyed the message from Sadar Majlis Ansarullah Canada.

Inaugural session was followed by educational competitions comprising: Tilawat, Nazm, Urdul, English and French Speech. It also included Observation and Memory test and Message Relay. After Luch and Zuhr & Asar prayers election of Shura Delegates was conducted by Murrabi Sahib.

Subsequently, sports competitions were held in which Ansar brothers took part with great zeal and enthusiasm.

In the final session prizes were given to the well deserved winners. Regional Amir Sahib and Murrabi Sahib appreciated the arrangements. Program concluded with the silent parayers.

Regional Ijtima` Western Ontario

Western Ontario Region held its regional Ijtima` on June 16 and 17, 2012 in the city of Cambridge. 62 Ansar participated in this blessed event. On June 16, program was conducted under the chair of Sadar Majlis Ansarullah Canada. After Tilawat, Pledge and Nazm Ansar took part in a quiz competition. Five teams of three members each took part in this interesting Competition.

Program resumed on June 17 with Tahajjud prayer. After Fajar prayer and Dars-e- Quran Members proceeded to the nearby park to take part in Sports competitions.

Educational competitions started after the breakfast. Prize distribution was conducted by Arshad Ahmad, Qaid Tehrik-e-Jadid. Program ended with silent prayers after Zuhr & Asr prayers.

Annual Ijtima` of Majlis Rexdale

Majlis Ansarullah Rexdale held its local Ijtima` on April 15, 2012. Mohtram Rafiq Ahmad Qamar Sahib represented the Markaz and presided over the program. It started at 11.00 am and lasted until 3.00 pm. Ansar brothers took part in various activities and competitions. 15 members attended this event.

Can you see a rabbit hiding itself in these beautiful flowers?

This could be from your garden

Growing white radishes has a special reward. Cooking those "mongras" is a delight

A patch of mint is essential to have it around. You know how to use mint for chutnies and cooking

Maintaining your plants and gardens:

- If growing a garden in soil, then make sure that you water them when the top three inches of soil appear to be dry. Many times there is enough rain to supply water needed to grow. Small amounts of fertilizers should be used to supply nutrients needed for plant growth. Pick up a water soluble fertilizer like 20-20-20 or similar number, dissolve one tablespoon full in 4 gallons of water in a water can and give it to plants by wetting the soil. This can be given once a week.
- If you are using pots and containers then use the same amount of fertilizer as above but twice a week. Potted plants dry out much faster than those in soil.
- Many types of insects will want there "share" as well. Follow simple cultural practices like knocking them out with a hose or many organic products are available from garden centres. If you are using any pesticides than make sure they are not inside the house. They should be kept outside out of reach of children.
- In cloudy weather diseases can also come and attack plants. You can send pictures to secretary zirat and help can be provided to diagnose the problem and suggest solution.

Happy Gardening to all of you

- You can choose so many different types of plants and colors. The only thing to watch for that plant them in areas where they are most suited to in terms of sunlight. These plants carry name tags and information as to Full Sun, Full Shade, Partial Sun/Shade, Heat tolerant and cold tolerant. So know your front or back garden areas where there is going to be sunlight at least for 6-8 hours, and areas where there is going to be shade for longer period of time and also the areas where it is going to be very hot.

- For front yards there are many options. Look at the pictures below:

In these pictures you can see that potted plants and hanging baskets have been used to beautify them and make them more welcoming to people who come to your home. There is no limit to what you can do with plants. Choose your colors which you like and pick the plants for sun, shade or hot areas.

Here are few examples what you can plant in your backyard. During Edmonton Jamaat competition following yards were evaluated.

Establishing a Garden in Front and Backyards

Mohyuddin Mirza

Establishing a garden is an enjoyable hobby and brings rewards of not only fresh vegetables but beautiful flowers. Front yards are generally decorated with flowers and tress which can be grown in beautifully designed landscapes or simply hanging baskets or in containers. Ansar can play a significant role in setting up these gardens with their children and also provide the guidance and wisdom which is required to maintain these gardens. So where to start:

- If you already have a garden, then clean it up, remove the dead leaves and dig up to a depth of 6-8 inches. You can rent a roto-tiller or use a small shovel and dig up the soil. Basically the soil should not be compact, it should be loose. Add a bag of peat moss or compost or garden soil which you can buy from garden centres. In many cities a good compost is available prepared by the cities.

- If you have never done any gardening before, then you have to work little harder to remove the grass and add some peat moss or compost and incorporate in the soil. You can put a nice fence around the garden patch to keep the rabbits out. You can prepare a soil bed above the grass by putting a weed cloth barrier which are readily available from garden centres. Remember you don't necessarily need soil to grow flowers and vegetables. Growing in containers is getting quite easy and practical. It means you are growing in pots. Here is an example of 5 gallon plastic pots with a soilless growing medium and growing vegetables and herbs. Water soluble fertilizers are used to provide needed nutrients. These pictures are from a backyard garden of an Ahmadi family. That first fruit of your labour, in this case a zucchini is very rewarding.

- Next step is to buy plant material. Following pictures show what you can buy.

For beginners try these two types of plants. On your left and pansies and they come in a variety of colors. Involve your children to choose colors. The flowers look like a human face, a smiling face. They are cold hardy plants and will tolerate cold nights. On the right side are marigolds and come in different sizes and many different colors. Choose the varieties which are smaller in size (dwarf).

- Push them out of the packs they are in. They have lots of roots. Loosen the roots little bit and then dig a hole and bury them up to the stem level. Gently press the soil around them and water them good. Make any arrangements you want, plant them in circles, plant them in lines, spell your name with them and they will flower for long time.

dignitaries and requested the delegates to deliver lectures on Islam-Ahmadiyyat. Hadhrat Maulana Rajeyki Sahib[ra] wrote, "when the speeches started, suddenly black clouds covered the sky and rain started. The lecturers were worried and so was I. My heart was filled with the desire to pray and I prayed that

"O' Allah, we in this town filled with the idols are giving the message of your unity and Ahmadiyyat. We had been sent by your righteous and poise Khalifa, Al-Muslih Ma'uoo[ra]. But the angles of heavens and clouds are interrupting us. While I was praying, the rain stopped and I requested the audience, who were starting to leave, to stay as it will not rain anymore".

Allah heard the prayers, rain stopped and lecturers delivered their speeches. Similar incidents happened in Baghpur. And in Ghazi-Kot, a windstorm turned into a beautiful cool breeze by the prayers of Hadhrat Maulana Rajeyki Sahib[ra]. He said this was all due to Allah's help for the sake of Hadhrat Massih Ma'uood[as] and the Khulafa'e Ahmadiyyat, it was their blessing and it was for their sake that Allah had always helped me.

Hadhrat Maulana Rajeyki Sahib[ra] had an extraordinary love of Allah, believe in His unity and zeal for him. This incident is not documented but it has been confirmed by his grandson Imtiaz Ahmad Rajeyki living in Philadelphia, who had directly heard it from Hadhrat Maulana Sahib[ra].

Hadhrat Maulana Sahib[ra] said that once some leaders of Ariya Samaj asked him to have a debate with their Pandits. Hadhrat Maulana Sahib[ra] accepted it. The meeting was arranged at the house of one of their leaders.

Hadhrat Maulana Sahib[ra] said that when I entered the house, I saw that an idol of their god was placed on a very high place in the house. Hadhrat Maulana Sahib[ra] said that I said to myself there is only Allah, Who is great and Who is the highest then why this idol is placed on a high place. Therefore, I said very loudly

جَاء الحَقُّ وَزَهَقَ البَاطِلُ

Truth has come and falsehood has vanished.

Suddenly the idol fell down and the Pundits were surprised. They picked up the idol, cleaned it up and put it back in its place. Hadhrat Maulana Sahib[ra]. again said "**Truth has come and falsehood has vanished**" and the idol fell down again. Pundits picked it up again and put it back in its place. Hadhrat Maulana Sahib[ra]. **again said "Truth has come and falsehood has vanished**" and the idol fell down again.

Then the Pundits requested him "that either you are a great saint or a magician but please leave now" and the meeting ended before it had started. The Unity, Highness and existence of Allah was proven.

There are thousands of incidents of his preaching and acceptance of prayers by Allah the almighty in the favor a humble servant of the Promised Messiah[as]. But we should not forget this that it was all attained after his submission to the Imam of the time Hadhrat Massih Ma'uood[as].

Hadrat Massih Ma'uood[as] had said

"I was a dust, He made me the most exalted star in the heavens"

But the world had witnessed that through the dust of the feet of Imam Mahdi[as] Allah, who was the true and greatest servant of Hadhrat Muhammad[saw] had made his humble Sahaba among

The glittering stars of the heavens.

Today that acceptance of prayers has been continued through the submission to the Khilafat Ahmadiyya.

I conclude that O' Allah, the Almighty, Who had heard the prayers of the Holy Prophet Muhammad[saw] and the prayers of Hadhrat Promised messiah[as] their Khulafa and their Sahaba. O' Allah accept their prayers in our favour and keep us on their path. O' Allah help the Khilafat Ahmadiyya and make us among the true and obedient servants of the Khilafat Ahmadiyya. O 'Allah exalt the ranks of Sahaba[ra] in the heavens and help us to be with them on the Day of Judgment, Ameen. O' Allah help us to spread the message of Islam-Ahmadiyya as it was done by Hadhrat Maulana Ghulam Rasool Sahib Rajeyki Sahib[ra]. Ameen.

To fulfill this order, very terrifying angels come, holding batons of fire reaching to the sky. They catch him and say, "*You had insulted the Promised Messiah, the Imam Mahdi of the time, now go to hell.*" With horror and fright, he said that he repents, but the angels picked up their batons to hit him and with that horror he awoke. As a result, Maulvi sahib requested Hadhrat Maulana Rajeyki Sahib[ra] to forgive him and write a letter of his initiation to Hadhrat Aqdas Massih Mau'ud[as].
Hadhrat Maulana Ghulam Rasool Rajeyki Sahib[ra] wrote that later, with the preaching of the both of them, dozens of people joined Ahmadiyyat. *Alhamdo-lillah.*

Hadhrat Maulana Sahib[ra] ***wrote that he became a true Ghulam Rasool (servant of a prophet) after accepting the Promised Messiah***[as]***. His obedience to the Hadhrat Promised Messiah***[as] ***and his Khulafa was exemplary***.

Preaching in Monghir Bihar, India

In 1912, while traveling with Khawaja Kamal Din Sahib to attend a Jalsa in Agra, Hadhrat Mir Qasim Ali Sahib brought a telegram of Hadhrat Khalifatul Massih 1[ra] instructing Hadhrat Maulana Ghulam Rasool Rajeyki Sahib[ra] to go to Monghir in the province of Bihar to attend a debate session and he specially instructed that during their travel they should continuously pray and seek the forgiveness of Allah. Hadhrat Maulvi Sarwar Shah Sahib[ra] and Hadhrat Hafiz Raushan Ali Sahib[ra] were directly coming to Monghir from Markaz to attend this debate. Maulana Sahib[ra] said that a few miles from Monghir he saw a vision that his hand had turned white and he was stepping up in a castle.

When debate started there were 150 non-Ahmadi Maulvis who came to participate. When the conditions of the debate were set, the non-Ahmadi Maulvis, due to their enmity and ill-wills, said that an Ahmadi debater will have to write a paper in Arabic on the death of Jesus Christ[as] and will read it with an Urdu translation and commentary. If the Ahmadi scholar did not agree, they would announce the Ahmadis were defeated and had run away.

Now from among the great scholars, Hadhrat Maulana Rajeyki Sahib[ra] was selected or elected to write the paper and read it. Hadhrat Maulana Rajeyki Sahib[ra] said that when they reached the debating ground, there were more than 15,000 people gathered to listen to this debate. When the judges asked him to write the paper, he wrote 4-5 verses on the death of Jesus Christ[as] along with the arguments about the truth of Hadhrat Masih Mau'ud[as]. Hadhrat Maulana Rajeyki Sahib[ra] wrote that when he went to the stage to read the paper, he felt that something had descended from heaven and had taken over his body and soul. It was the spiritual divine manifestation of *Roohul-Qudas*.

Hadhrat Maulana Rajeyki Sahib[ra] said that neither his voice was very loud nor was he a good orator, but due to the blessings of Hadhrat Aqdas Masih Mau'ud[as] and the prayers of the Hadhrat Khalifatul Masih I[ra], his voice was increased and amplified and it was heard by everyone in the crowd and he was also given the *Khush Elhani*, a beautiful melodious voice..

The non-Ahmadi Ulema interrupted repeatedly but during the speech, 8 graduated young men accepted Ahmadiyyat right away. At that time, opponents had brought Maulvi Abdul-Wahab sahib, a professor of Arabic in Calcutta College, and they had announced that Ahmadis don't know Arabic. But after hearing Hadhrat Maulana Rajeyki Sahib[ra], the professor did not dare to speak a word in Arabic. That is how Allah showed the truth. When the report of this debate reached Hadhrat Khalifatul Massih I[ra], he became very happy and prayed in favour of his humble servant.

Devine Title "Hafiz Abadi" (Protector of livings)

During the era of second Khilafat, once Hadhrat Maulana Rajeyki Sahib[ra] saw in a vision that he has been called "*Hafiz Abadi*." Later when on the instruction of Hadhrat Khalifatul Massih II[ra], he travelled from village to village, town to town and city to city from east to west and north to south for the training of Ahmadis and for preaching, he understood that, this is how Allah wanted him to take care of the Ahmadis and become their protector.

Miraculous acceptance of Prayer:

Once Hadhrat Khalifatul Massih II[ra]. sent a group of 4 people, including Maulvi Mohammad Salim Sahib, Mahasha Mohammad Umar Sahib, Giani Ibadullah Sahib and Hadhrat Maulana Rajeyki Sahib[ra] to tour various parts of India. They were traveling from Calcutta to Jamshed-Pur-Narang and reached Bhadrak. It was the native town of Khan Sahib Maulvi Noor Mohammad Sahib[ra]. He was a senior police officer and with the help of Hindu Landlord, chief of the town, arranged a dinner and also invited the

Hadhrat Maulvi Ghulam Rasool Rajeyki[ra]
A Model Missionary
By: Kaleem Ahmad Malik Sahib

Continued from the last issue:

Preaching incident in Village of Ghidoo

One such incident that demonstrates the pious and miraculous character of Maulana Sahib[ra] (took place in the village of Ghidoo, which was about 1.5 miles from Rajeyki. Hadhrat Maulana Sahib[ra] went into the mosque and preached to people there. He also wrote a few verses in Punjabi on the wall of the mosque. Incidentally the chief of the village, Allah Baksh, who was in the washroom, saw Hadhrat Maulana Sahib[ra] writing the poem on the wall. The Imam of the mosque also witnessed the act. When they both (Allah Baksh and Imam of the mosque) met, they discussed that after writing the verses in the mosque, a Mirzai had ruined the sanctity of their mosque. They decided that seven strong men should be sent after Maulana Sahib, who will catch him and bring him back. They would ask Maulana Sahib to efface the verses and then they would kill him. But Hadhrat Maulana Sahib[ra] was also very strong and used to walk very fast, so he reached his hometown safely before the men could reach him. The next day a person came to Rajeyki and met Maulana Sahib's father and informed him about the ill intentions of Allah Baksh Numberdar. His father said to Hadhrat Maulana Rajeyki Sahib[ra] that in such circumstances he should be more careful. After listening to his father, Maulan Sahib performed ablution and stood up for prayers and requested the Lord of the universe, that "Oh Allah, oh my dear One, oh my merciful Lord, will these people stop me from preaching?" While praying, he fell asleep on the prayer sheet. As he slept, Allah Ta'ala spoke with Maulana Sahib[ra] and said,
Nobody can dare to stop you from preaching. I will toss Allah Bakhsh Nambardar into the grave on the 11th day from today.

The next day Hadhrat Maulana Sahib[ra] went to the village of Ghidoo and asked for Allah Baksh. Villagers told him that Allah Baksh had gone to the village of Lala Chuck. Hadhrat Maulana Rajeyk Sahib[ra] said, "I have brought a heavenly message for him and that is **that he will be put into the grave on the 11th day from today."** Then Hadhrat Maulana Sahibra said that the people should witness that this is going to happen and no one can delay this heavenly decree. People were scared and kept quite. It was so happened that Allah Baksh suffered from pleurisy and blood dysentery and was taken to Gujrat hospital where he died exactly on the 11th day. Also, he could not get buried in his hometown.

فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِي الْاَبْصَارِ (59:3)
So take a lesson, O ye who have eyes!

Some of those verses that Hadhrat Maulana Sahib[ra] wrote were as follows:

This world is going to perish, so one should not love it.
Death is inevitable; therefore, it should not be forgotten.
Sleeping hearts have awakened with good fortune with the coming of the poise Mahdi.
By having the status of the prophets, he had come to awake us.
Mahdi is the king of all the saints and he had come in the person of all the prophets.
By God, the spiritual King, who had arrived in Qadian, is the Imam Mahdi,

Preaching in village of Sa'dullahpur

Once Hadhrat Maulana Sahib[ra] went to Sa'dullahpur, a village about 3 miles from Rajeyki. The residents of the village were Hanfi (the followers of Hanfi school of thought) and their Imam of the Masque, Maulvi Ghaus Mohammad, belonged to the Gazanvi family of Amratsar and was extremely hostile to Ahmadiyyat. One day after the Zuhr prayer, Hadhrat Maulana Rajeyki Sahib[ra] preached to the people in the mosque and gave Imam Sahib a few books and magazines. When Maulvi Ghaus Mohammad Sahib came to know about the claim of the Promised Messiah[as], he abused Hadhrat Maulana Sahib[ra] and the Promised Messiah[as] as well. Hadhrat Maulana Rajeyki Sahib[ra]) told the Maulvi Sahib that he may abuse him as much as he wanted, but do not say anything about the Promised Messiah[as]. But Maulvi Ghaus Mohammad continued. Hadhrat Maulana Sahib[ra] came back in pain and prayed to Allah the Almighty. He went in prostration (*Sajda*) and kept on crying; later, he slept in the mosque without eating anything. Early in the morning, before the Fajr prayer, Maulvi Ghaus Mohammad came to the mosque and begged from Maulan Sahib[ra] his forgiveness and said, "for Allah's sake, immediately write a letter of Bai'at to Hadhrat Aqdas Masih Mau'ud, Imam Mahdi[as], otherwise I will die right now and I will be thrown into hell." When Maulana Sahib[ra] saw his inclination towards Ahmadiyyat, he enquired as to what had happened. Maulvi Ghaus Mohammad Sahib said that he saw in a dream that there is a Day of Judgment and the decision is made to throw him into hell.

So said the Promised Messiah as

Indeed All-powerful and All-Mighty is the God whose devotees will not go waste: those who come to Him with love and loyalty. The enemy boasts that he will annihilate them with his evil and ill-intentioned vows to stamp them out. "Fools" says God; will you dare fight me and annihilate the one who is dear to me? Indeed nothing can happen on this earth, unless it is so decreed in heaven, and no earthy hand can be stretched beyond the tether determined for it in heavens... Hence the plotters of evil and cruel designs are the most foolish, who, during their abhorrent and shameless conspiracies, do not remember that Supreme Being without whose express decree not a leaf is permitted to fall. Therefore, they remain unsuccessful and frustrated in their objectives, and the rightly guided are not harmed by their evil. Instead the signs of God are widely manifested and people's understanding of God's ways is enhanced. That All-Powerful and Mighty God who remains unseen by the eyes manifests Himself indeed through His wondrous ways.

(Kitabul Bariyya, Muqaddama: Rohani Khaza'in Vol. 13, pp. 19-20)

Holy Qur'an

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوۡکِ الشَّمۡسِ اِلٰی غَسَقِ
الَّیۡلِ وَ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ ؕ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ
کَانَ مَشۡہُوۡدًا ﴿۷۹﴾

(سورة بنی اسرائیل 17:79)

[17:79] Observe Prayer at the declining and paling of the sun on to the darkness of the night, and the recitation *of the Qur'an in Prayer* at dawn. Verily, the recitation *of the Qur'an* at dawn is *specially* acceptable *to God.*

The Holy Prophet

the Messenger of Allah and the Seal of the Prophets

عَنۡ اَبِیۡ مُوۡسَی الاَ شۡعَرِیِّ رضی اللّٰہ عنہ عَنِ النَّبِی ﷺ قَالَ: مَثَلُ الَّذِیۡ یَذۡکُرُ رَبَّہٗ وَلَّذِیۡ لَا یَذۡکُرُہٗ مَثَلُ الۡحَیِّ وَالۡمَیِّتِ وَرَوَاہُ مُسَلِمٌ
فَقَالَ: مَثَلُ الۡبَیۡتِ الَّذِیۡ یُذۡکُرُ اللّٰہُ فِیۡہِ والۡبَیۡتَ الَّذِیۡ لَا یُذۡکَرُ اللّٰہُ فِیۡہِ مَثَلُ الۡحَیِّ وَالۡمَیِّت ۔

(بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللّٰہ تعالٰی)

Abu Musa al-Ash'ari[ra] narrates that the Holy Prophet[sa] stated: "The case of the one who remembers Allah as against the one, who does not, is like that of the living as compared to the dead. The case of the house in which Allah is remembered and the one in which He is not remembered, is like that of the living as compared to the dead."

(Bukhari)

بسم الله الرحمن الرحيم

In the name of Allah, the Gracious, the Merciful

Nahnu Ansarullah Canada

A Publication of
MAJLIS ANSARULLAH CANADA

An Auxiliary of
AHMADIYYA MUSLIM JAMA`AT CANADA

Volume XIII, No. 2 - January - June 2012

IN THIS ISSUE

1 Holy Qur'an & Hadith of Holy Prophet[sa] 2

2 So said the Promised Messiah[as] 3

3 Hadhrat Maulvi Ghulam Rasook Rajeyki[ra] 4

4 Health and Wellness of Ansar 7

5 Rexdale Ijtima` 10

6 Wetern Ontario & BC Region Ijtima` 11

7 Ijtima` of Majlis Halifax 12

8 Ijtima` of GTA East Region 14

9 Ijtima` of GTA Central Region 16

MAJLIS ANSARULLAH CANADA
100 Ahmadiyya Avenue
Maple, ON L6A 3A4

EDITORIAL BOARD

Amir Ahmadiyya Muslim Jama'at
Lal Khan Malik

Sadr Majlis Ansarullah
Shafqat Mahmood

Qai'd Isha'at & Manager
Muhammad Javed Zarif

Naib Qaideen Isha'at
Syed Muneer Shah
Imran Latif Sharma

Editor Urdu
Nasir Ahmad Vance

Editor English
Dr. Sajid Ahmad

Designed & Printed by:
Jamnik Graphics

Photography
Attaul Qudus.. Mahmood Chugtai..
Nadeem Tahir.. Asad Saeed

THE PLEDGE

(The practice is that on the occasion of meetings and gatherings of Majlis Ansarullah members stand up and repeat the pledge jointly.)

On the occasion of the Annual Ijtima` of Majlis Ansarullah held in Rabwah in October 1956 Hadhrat Khalifatul Masih II (May, Allah be pleased with him) approved the following pledge for members of Majlis Ansarullah.

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہٗ لَا شَرِيْکَ

لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

ASH-HADU ALLA ILAHA ILLALLAHU
WAHDAHU LA SHARIKA LAHU
WA ASH-HADU ANNA MUHAMMADAN
ABDUHU WA RASULUHU.

(I bear witness that there is no God but Allah, the One, without any partner. And I bear witness that Muhammad (P.B.U.H) is His servant and His messenger.)

I solemnly pledge that I shall endeavor throughout my life for the propagation and consolidation of Ahmadiyyat in Islam and shall stand guard in defense of the institution of Khilafat.
I shall not hesitate to offer any sacrifice in this regard.
Moreover, I shall exhort all my children to always remain dedicated and devoted to Khilafat.

Insha `Allah Ta'ala.

Nahnu Ansarullah

MAJLIS ANSARULLAH CANADA

Jan to June 2012